بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 3

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

26 / جمادی الثانی 1444 ہجری قمری ● 19 / صلح 1402 ہجری شمسی ● 19 / جنوری 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (سورۃ انفال:28)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اسکے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہوگے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 / جنوری 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 127 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا مقصد دینی وروحانی اور اخلاقی ترقی بیان فرمایا اور اس پر بہت شدت سے زور دیا

یہی مقصد ہے جس کے حصول کے لئے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے

1891 کے جلسہ میں 75 اور 1892 کے جلسہ میں 327 / افراد شامل ہوئے

آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہمیں ہزاروں کی تعداد میں شاملین دکھا رہا ہے

کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا اور اسکے وعدوں کا جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ثبوت نہیں ہے؟ یقیناً ہے!

ایک ہی وقت میں تمام ملک میری باتیں سن رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں اور ہم ان کو دیکھ رہے ہیں

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کا اظہار ہے

ہمیں اس فضل سے فیض اٹھانے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہونگی، اپنے عہد اور اپنے وعدے کو جو ہم نے جماعت میں شامل ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے پورا کرنا ہوگا، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہونگی

شرائط بیعت میں سے دوسری شرط بیعت کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا

اگر اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں تو اپنے اندر بھی اور دنیا میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں

دوسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو برائیوں کا ذکر کیا ہے اور یہ برائیاں ایسی ہیں جن کو چھوڑنے سے انسان روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کر سکتا ہے

آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہوگئے ہیں لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے

ہر شامل جلسہ جو کسی بھی طرح جلسہ میں شامل ہے یہ عہد کرے کہ ہم نے پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے

اور عہد بیعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نبھانا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد یوکے سے شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ کووِڈ 19 کے بعد پوری صلاحیت کے ساتھ جلسے کا انعقاد ★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ اور اسکے ذریعہ اندرون وبیرون ملک جلسہ سے وسیع استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ بیاسی ہزار پانچ سو افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ 14500 عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 37 ممالک کی نمائندگی ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں ان کی شمولیت ★ اختتامی خطاب میں مسجد مبارک اسلام آباد میں 1404، بیت الفتوح میں 1200، مسجد فضل میں 400 احباب کا اجتماع ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 ملکی وغیر ملکی زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون وخوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆ (منصور احمد مسرور، منتظم رپورٹنگ)

(دوسری قسط)

مورخہ 24 دسمبر 2022 بروز ہفتہ

دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم راشد خطاب صاحب صدر مجلس انصار اللہ کبابیر نے کی۔ آپ نے سورۃ النور کی آیات 31 تا 33 کی تلاوت کی۔ ترجمہ مکرم مولوی جمال شریعت صاحب نائب انچارج شعبہ نور الاسلام قادیان نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی مرشد احمد ڈار صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اے دوستو! جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو
اَب دیکھو میری آنکھوں سے اِس آفتاب کو

پہلی تقریر: اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوتِ الی اللہ مرکزیہ شمالی ہند قادیان نے ''اسلامی پردہ اور اِس کی ضرورت واہمیت اور برکت'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے دین اسلام کے

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صدسالہ جوبلی لجنہ اماء اللہ مبارک ہو!

”جائزہ لیں کہ سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنیوالا بنایا ہے“

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام 25 دسمبر 1922 کو عمل میں آیا۔ آج اس تنظیم پر سو سال مکمل ہو گئے۔ پوری دُنیا میں احمدی عورتیں اور بچیاں اپنی تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہیں۔ قادیان اور بھارت کی لجنہ بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہیں۔ نماز تہجد، عبادات، اجلاسات، شیرینی تقسیم کرنا، گھروں اور مساجد کو چراغاں کرنا، بکروں کی قربانی، غرباء میں پھلوں کی تقسیم، کلوا جمیعا، جیسے مختلف پروگرام رکھے گئے اور اُن پر عمل درآمد ہوا۔ قادیان دارالامان میں ہر سُو اس کا چرچہ ہے۔ ہر گھر بجلی کے قمقموں سے روشن ہے۔ ہر طرف خوشی اور جشن کا ماحول ہے۔ الحمدللہ۔ مورخہ 15 جنوری کو پورے بھارت میں صبح سے دوپہر تک مقامی طور پر اور بعد دوپہر مرکز قادیان کے تحت جلسہ کیا گیا۔ یعنی قادیان دارالامان میں جو جلسہ بعد دوپہر منعقد ہوا، لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ پورے بھارت کی مجالس کو دکھایا اور سنایا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام اس طرح عمل میں آیا کہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 15 دسمبر 1922 کو قادیان کی احمدی مستورات کے نام ایک چٹھی لکھی جس میں آپ نے اُنہیں اپنی ایک تنظیم بنانے کی تحریک فرمائی اور اس تنظیم کے کام اور مقاصد بتائے جس کا خلاصہ بعض انتظامی باتوں کو چھوڑتے ہوئے یہ ہے کہ اس تنظیم کے تحت احمدی عورتیں اسلام کی محبت اور اسکی تبلیغ و اشاعت کا جوش و جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔ اس کیلئے وہ علم حاصل کریں خاص طور پر دین کا علم اور اس علم کو سب تک پھیلائیں۔ دین کا علم حاصل کر کے اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی اسلام کی محبت سے سرشار ہوں اور اس کی خدمت کیلئے ہر دم تیار ہوں۔ اولاد کی تربیت ایک احمدی عورت کی اتنی اہم ذمہ داری ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو ہم من وعن ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

”اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور انہیں دین سے غافل، بددل اور سُست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر ہیں اُس سے اُن کو واقف کرو۔ اور خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ اسلام کی خاطر اور اس کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو اور اس کام کو بجالانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔ (سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 358، مطبوعہ قادیان 2006)

حضور رضی اللہ عنہ نے چٹھی کے آخر میں لکھا کہ مَیں ایسی بہنوں کو جو اس خیال کی مؤید ہوں اور اُن باتوں کی ضرورت محسوس کرتی ہوں جو میں نے بتائی ہیں تو مَیں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے وہ مل کر کام شروع کریں اور مجھے اطلاع دیں تا کہ اس کام کو جلد سے جلد شروع کر دیا جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تحریک پر قادیان کی 17 خواتین نے اپنے نام لکھ کر اور دستخط کر کے بھجوائے۔ 25 دسمبر 1922 کو یہ دستخط کرنے والی 17 خواتین اُمّ المؤمنین حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہوئیں جہاں حضور رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کے بعد ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپؓ نے مستورات کی انجمن کے قیام کا باقاعدہ اعلان فرماتے ہوئے اس کا نام ”لجنہ اماءُ اللہ“ رکھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے افتتاحی خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے متفقہ طور پر اُمّ المؤمنین حضرت اماں جان سے درخواست کی کہ وہ اس مجلس کی صدارت قبول فرماویں۔ چنانچہ حضرت اُمّ المؤمنین کی صدارت میں یہ تاریخی اجلاس شروع ہوا لیکن آپؓ نے آغاز ہی میں حضرت سیّدہ اُمّ ناصرؓ حرمِ اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بڑی شفقت سے اپنی جگہ انہیں صدارت کی مسند پر بٹھا دیا اور آگے کا اجلاس انہیں کی صدارت میں ہوا۔ حضرت سیّدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا تا حیات یعنی 1958 تک اس عہدہ پر فائز رہیں۔ صدارت کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد پہلی جنرل سیکرٹری حضرت سیّدہ امۃ الحئی صاحبہ رضی اللہ عنہا منتخب ہوئیں۔ آپؓ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی حرم ثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ لدھیانوی کی نواسی تھیں۔ (ایضاً صفحہ 360)

قادیان دارالامان سے 17 ممبرات سے شروع ہونے والی یہ تنظیم آج پوری دُنیا میں پھیل گئی ہے اور لاکھوں میں ان کی تعداد ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم نے دُنیا میں حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں یہ مردوں کے شانہ بشانہ چل رہی ہیں۔ مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہالینڈ، مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن صرف احمدی عورتوں کے چندے سے بنی۔ اس کے بعد کئی اور مسجدیں بھی صرف لجنہ کے پیسے سے بنیں اور بن رہی ہیں۔ ہر تعمیر اور پراجیکٹ میں یہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے مقابل پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اپنے زیورات بلادریغ چندے میں دے دیتی ہیں اور اپنی اولاد کو اللہ کی راہ میں وقف کرتی ہیں۔ یہ موقع نہیں کہ ہم لجنہ کی تنظیم کے عظیم الشان کاموں کا تذکرہ کریں، البتہ ذیل میں دو دلچسپ حوالے غیروں کے پیش کرتے ہیں۔ ابھی اس تنظیم کو قائم ہوئے صرف چار سال ہی ہوئے تھے کہ اس تنظیم نے غیروں پر اپنی چھاپ چھوڑنی شروع کر دی۔ تحریک سیرت کے مشہور لیڈر مولانا عبدالمجید قرشی نے اپنے اخبار ”تنظیم“ امرتسر 28 دسمبر 1926 میں لکھا:

”لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مَردوں کی طرف سے اُٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مَردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مَردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُرجوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرورِ زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔“

ایک آریہ سماجی اخبار ”تیج“ کے ایڈیٹر نے 25 جولائی 1927 کے شمارے میں لکھا :

”ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں اسکے آگے ہماری استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی خواتین ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں ان کا مذہبی احساس اس قدر قابلِ تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے۔ چند سال ہوئے انکے امیر نے ایک مسجد کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندہ سے ہی پوری کی جائے۔ چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدّت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن★ ہزار روپیہ جمع کر دیا۔“ (ایضاً صفحہ 383، 384)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2022 کے تیسرے روز اپنے اختتامی خطاب میں تمام دُنیا کی لجنہ کو مخاطب کر کے فرمایا :

” آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور بیعت کا حق ادا کرنے والا اپنے آپ کو بنایا اور کوشش کی اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی سے جوڑنے والا اور ماننے والا بنایا ہے۔ اگر ہم نے اس کے مطابق اپنی نسلوں کی اٹھان کی ہے تو یقیناً لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اللہ تعالیٰ کی شکرگزار بندیاں ہیں۔ پس یہ جائزے آج لینے کی ضرورت ہے اور **جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ عہد کریں کہ ہم نے لجنہ کی اگلی صدی میں اس عہد کے ساتھ قدم رکھنا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔** اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

سو سال قبل سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بناتے وقت اِس تنظیم کے جو مقاصد بتائے تھے اور جن امور کی طرف بطور خاص توجہ دلائی تھی اُنہیں امور کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انہیں یاددہانی فرما رہے ہیں۔ یعنی اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا اور صحیح معنوں میں اولاد کی تربیت کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر سیّدہ امۃ الحئی رضی اللہ عنہا کو بطور خاص دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قائم کرنے میں آپکا بڑا ہاتھ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”احمدی مستورات کی تاریخ میں حضرت سیّدہ امۃ الحئیؓ حرمِ ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نام ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور دل اُنہیں محبت سے یاد کرتے ہوئے دُعائیں دیں گے کیونکہ احمدی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے یہ ان ہی کی دلی تڑپ تھی جو بالآخر عالمی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی محرک بنی......خواتین میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درسِ قرآن کا سلسلہ جاری رکھوانے کا سہرا بھی آپ ہی کے سر تھا اور احمدی مستورات کو ایک باقاعدہ تنظیم کی لڑی میں پرونے کی اوّلین محرّک بھی آپ ہی تھیں۔ یہ آپ کی فانی زندگی کا ایک لافانی کارنامہ تھا جو آپ کی یاد کو زندہ و پائندہ رکھے گا۔

(ایضاً صفحہ 355، 356)

اللہ تعالیٰ اس تنظیم کو زندہ و پائندہ رکھے۔ یہ تنظیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی توقعات کو پہلے سے بڑھ کر پورا کرنیوالی ہو اور نئی صدی میں نئے عزم اور نئے حوصلہ کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

★ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاشیہ میں لکھا کہ: صحیح یہ ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہوا۔

صدائے لجنہ

(محمد ابراہیم سرؔور، قادیان)

نئی نسلوں کی ہم مِعمار ہیں، لجنہ اماء اللہ — نہالوں کی سپہ سالار ہیں، لجنہ اماء اللہ
مسیحِ وقت کو ہم نے علی الاعلان مانا ہے — نسائی صِنف کی سردار ہیں، لجنہ اماء اللہ
زمانے میں علَم حق کا، فقط ہم نے اُٹھایا ہے — مقابِل ظلم کے، تلوار ہیں، لجنہ اماء اللہ
نہیں حائل ہوا پردہ کسی کی بھی ترقی میں — ترقی کی علَمبَردار ہیں، لجنہ اماء اللہ
زہر ہر سمت ہے، بے پردگی اور بے حیائی کی — حیا اور شرم کی اقدار ہیں، لجنہ اماء اللہ
نہیں پیچھے کسی سے ہم جماعت کے بھی کاموں میں — ضرورت پر سَدا تیّار ہیں، لجنہ اماء اللہ
عَمل ہو، عِلم ہو یا پھر جماعتی کوئی خدمت ہو — مشعلِ راہ کا کردار ہیں، لجنہ اماء اللہ
خدا کی وحدتِ ازلی کی بے شک ہم مُنادی ہیں — شرک، بدعت سے بھی بیزار ہیں، لجنہ اماء اللہ
اِشاعت میں خدا کے دین کی ہم پیش رَو بھی ہیں — جہاں بھی کفر ہے، یلغار ہیں، لجنہ اماء اللہ
خلافت کی ضیاء میں گامزن اپنے قدم بھی ہیں — سو دَجل و مکر سے ہشیار ہیں، لجنہ اماء اللہ
اُسی کی رہنمائی میں، ہیں گھر کی رہنما ہم بھی — اندھیری راہ میں اَسحار ہیں، لجنہ اماء اللہ
خُدایا! رحم کر اپنا کہ ہم ہیں بندیاں تیری — تِرے موعودؑ کی انصار ہیں، لجنہ اماء اللہ

❀❀❀❀❀

خطبہ جمعہ

’’ہماری جماعت کیلئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ......
اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کیلئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا
اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں‘‘

یہ بنیادی نکتہ ہے کہ ہمیں کبھی اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں سست نہیں ہونا چاہئے

’’دعا کیلئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا‘‘

’’خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا‘‘

’’ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہئے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو‘‘

’’ہر ایک کام کیلئے زمانہ ہوتا ہے اور سعید اس کا انتظار کرتے ہیں، جو انتظار نہیں کرتا اور چشمِ زدن میں چاہتا ہے کہ اسکا نتیجہ نکل آوے، وہ جلد باز ہوتا ہے اور بامراد نہیں ہو سکتا‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں

دعا کی حقیقت، اُس کے آداب، ہماری ذمہ داری، اس کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ پر یقین کے بارے میں بصیرت افروز بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/دسمبر 2022ء بمطابق 16/فتح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

دعا سے متعلق بہت لوگ سوال کرتے ہیں۔ آج کل تو خاص طور پر خدا تعالیٰ اور دعا کے متعلق سوال اٹھتے ہیں جبکہ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے تحت دہریت کے حامی بھرپور حملہ خدا تعالیٰ کی ذات پر اور مذہب پر کر رہے ہیں۔ مختلف ذریعوں سے انسان کو خدا اور مذہب سے دُور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ شیطان انسان سے ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر اسے دین اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے لوگوں پر بھی بعض جگہ اور بعض دفعہ یہ شیطانی خیالات اثر ڈال دیتے ہیں یا دنیاداروں اور مذہب کے خلاف چلنے والوں کی باتیں انہیں مذہب کے بارے میں اور خدا تعالیٰ کے بارے میں عبادت کے بارے میں بے چینیاں پیدا کرنی شروع کر دیتی ہیں۔ شبہات دل میں پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو کم علم ہوتے ہیں۔ اگر کبھی کسی ابتلا سے گزرے یا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا تو کمزور ایمان والوں اور کم علم والوں کو فوراً یہ خیال آنے لگ جاتا ہے کہ یا تو مذہب غلط ہے جس پر ہم لوگ قائم ہیں اور اصل میں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یا خدا تعالیٰ کی ذات ایسی نہیں کہ رحم کرتے ہوئے دعائیں سنے اور ہمیں اس ابتلا اور امتحان سے نکالے یا خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ ہم پر ظلم کیا ہے جو ہم اس حالت سے گزر رہے ہیں۔ باوجود دعاؤں کے ہماری پریشانیاں دور نہیں ہو رہیں۔ غرض کہ اس قسم کے بہت سے سوال بعض ذہنوں میں اٹھتے ہیں خاص طور پر ان کے جن کی نظر صرف دنیاوی چیزوں پر رہتی ہے۔ بعض لوگ مجھے بھی لکھ دیتے ہیں یا اپنے حالات بتاتے ہوئے سوال پوچھ رہے ہوتے ہیں تو لگ رہا ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر وہ ایمان نہیں جو ہونا چاہیے اور جس ماحول میں وہ رہ رہے ہیں اس میں رہتے ہوئے ذرا سا بھی ابتلا ان پر آئے تو منفی سوچیں پیدا ہو جاتی ہیں یا شکوک سر اُبھارنے لگ جاتے ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ کہ اپنی حالتوں پر غور کریں۔ دیکھیں کہ ہم کس حد تک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم اپنی عبادتوں کو سنوار کر ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کس حد تک ہم نے اپنی دعاؤں کے معیار کو اونچا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی ہماری کیا حالت ہے؟ بہرحال آج میں دعا کے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور ارشادات میں اس بارے میں بہت کچھ ہمیں نظر آتا ہے، لٹریچر میں موجود ہے۔ بہرحال مَیں چند باتیں بیان کروں گا جن سے دعا کی حقیقت، اُس کے آداب، ہماری ذمہ داری، اس کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ پر یقین کے بارے میں کچھ وضاحت ہوتی ہے بلکہ وضاحت یقینی طور پہ ہوتی ہے۔

اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ ہمیں اچھے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ رکھنی چاہیے تاکہ مشکلات میں بھی ہماری دعائیں سنی جائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو اَمن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

جب عذابِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔‘‘ فرمایا ’’درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 229-230، ایڈیشن 1984ء)

پس ایک حقیقی مومن کا یہ کام ہے کہ اپنے اچھے حالات میں خدا تعالیٰ کے حق کو اور اُس کی مخلوق کے حق کو کبھی نہ بھولے اور اگر وہ یہ حق ادا کر رہا ہے تو پھر مشکلات کے دَور سے خدا تعالیٰ اسے خود نکالتا ہے، اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ پس یہ بنیادی نکتہ ہے کہ ہمیں کبھی اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں سست نہیں ہونا چاہیے۔ دنیاوی مصروفیات ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والی نہ ہوں۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ سے مانگتے وقت کیا حالت ہونی چاہیے اور اس کے کیا آداب ہیں اور یہ آداب خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس طرح سکھائے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدِنظر رکھتے ہیں۔ اسی لیے سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو۔ الرَّحۡمٰن ہے یعنی بلا مانگے اور سوال کیے دینے والا ہے۔ پھر الرَّحِیۡم ہے یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمراتِ حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ ’’سچی محنت‘‘، یہ غور کرنے والا لفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ سچی محنت پر پھل عطا فرماتا ہے اور سچی محنت کے معیار وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر فرمایا مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ جزا سزا اُسی کے ہاتھ میں ہے، چاہے رکھے چاہے مارے۔ اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اِس دنیا کی بھی اُس کے ہاتھ میں ہے۔ صرف یہ نہیں کہ آخرت کی جزا سزا۔ اس دنیا میں بھی جو کام ہوتے ہیں ان کے فیصلے بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا کہ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ ربّ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے اور اسے حاضر جان کر پکارتا ہے۔ یہ باتیں تو غیب کی ہیں۔ پھر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر ہے اور حاضر جان کر کیا پکارتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا ہم عبادت کرنا چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی اس کیلئے مدد مانگتے ہیں۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے، اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تُو نے انعام کیا اور وہ وہی صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ پھر غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ۔ نہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا اور وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔ اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہیں، گمراہ ہو گئے ہیں۔ فرمایا کہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے کُل دنیا اور دین کے کاموں کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب ہے جب کسی کا علاج کرتا ہے تو اُسے ایک صراطِ مستقیم ہاتھ نہ آوے، علاج نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تمام وکیلوں اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراطِ مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آ جاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہو جاتا ہے۔ اس لیے دنیاوی کاموں میں بھی صراطِ مستقیم کی تلاش ہونی چاہیے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

آپؑ جس مجلس میں بیٹھے یہ بیان فرما رہے تھے وہاں ایک صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ انبیاء کو اس دعا کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو عام آدمیوں کیلئے دعا ہے۔ انبیاء کو اس دعا کی کیا ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کرتے تھے، وہ تو پیشتر سے ہی صراط مستقیم پر ہوتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کیلئے کرتے ہیں بلکہ یہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ تو آخرت میں مومن بھی مانگیں گے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے اسی طرح اس کے درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 399-400، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ ہیں وہ آداب جن کو سامنے رکھ کر نماز پڑھی جائے، دعا کی جائے تو انسان ایک ایسی کیفیت میں سے گزرتا ہے جہاں اُسے خدا تعالیٰ کا قرب اور اپنی حاجات بیان کرنے کا صحیح ادراک حاصل ہوتا ہے۔

پھر دعا اور اس کے آداب کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ’’دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے اُن طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔‘‘ جو اصلی معنی ہیں دعا کے اس طرح دعا نہیں ہوتی اس لیے قبول نہیں ہوتی ’’اس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں‘‘ ایسے لوگ۔ ’’اُن کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔

دعا کیلئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے‘‘ بدظنی نہ کرے اللہ تعالیٰ پر ’’کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔‘‘ دہریت غالب آجاتی ہے ’’اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئی کیوں قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدمِ استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اُسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔‘‘ آج یہاں، کل وہاں۔ مستقل مزاجی کوئی نہیں۔ جلد بازی طبیعت میں ہے تو وہ تو انسان کی اپنی غلطیاں ہیں۔ اگر مستقل مزاجی ہو، جلد بازی نہ ہو، ایمان مضبوط ہو تو کبھی یہ حالت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو یہ تو اُس جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ فرمایا ’’جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 415 تا 417، ایڈیشن 1984ء)

آپؑ نے دنیاوی مثالوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے صبر کی مثال اس طرح دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ دیکھو! ’’دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اُس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشوونما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے۔‘‘ بیج کی ایک خصوصیت ہے پہلے اسکی جڑیں نکلتی ہیں، جڑیں زمین میں پیوست ہو جاتی ہیں پھر باہر کونپلیں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ’’اور دوسرے لوگ بھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔‘‘ اب پودا نکل آیا، اَب پھل لگنے کا مرحلہ باقی ہے۔ نادان بچہ یہ سمجھے گا کہ اس کو تو پھل لگ نہیں سکتا یہ چھوٹا سا ہے۔ ’’وہ یہ چاہتا ہے کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقع ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔‘‘ دُور اندیش لوگ جو ہیں، نتیجہ کو صبر سے دیکھنے والے لوگ جو ہیں وہ مستقل مزاجی سے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں، دعاؤں میں لگے رہتے ہیں ’’اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 417، ایڈیشن 1984ء)

پھر دعا کرنے والے کے صبر کے معیار کو بیان فرماتے ہوئے آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے۔

دیکھو! یہ کبھی نہیں ہوتا کہ آج انسان شادی کرے تو کل کو اس کے گھر بچہ پیدا ہو جاوے حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر جو قانون اور نظام اُس نے مقرر کر دیا ہے وہ ضروری ہے۔ پہلے نباتات کی نشوونما کی طرح کچھ پتہ ہی نہیں لگتا۔‘‘ پودے، بوٹے جس طرح نشوونما پاتے ہیں پہلے تو کچھ نہیں پتہ لگتا انسان کی یا کسی بھی جانور کی پیدائش کے وقت۔ اب انسان کی مثال ہے کہ ’’چار مہینے تک کوئی یقینی بات نہیں کہہ سکتا۔ پھر کچھ حرکت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوری میعاد گذرنے پر بہت بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔‘‘ ڈاکٹر بھی اب بارہ ہفتے کے بعد ہی سکین کر کے کچھ بتاتے ہیں۔ تو بچہ کا پیدا ہونا باوجود سب ماڈرن ٹیکنالوجی کے ڈاکٹروں کو صحیح پتہ لگتا ہے اور وہ بھی اسی وقت سکین کرتے ہیں جب بارہ ہفتے گزر جاتے ہیں۔ اُس زمانے میں جب آپؑ بیان فرما رہے ہیں اُس وقت اتنی ٹیکنالوجی نہیں تھی لیکن اس کے باوجود ایک قانونِ قدرت کے بارے میں آپؑ نے یہ وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ’’بچہ کا پیدا ہونا ماں کا بھی ساتھ ہی پیدا ہونا ہوتا ہے۔‘‘ پھر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ساتھ ہی، یہ نہیں ہے کہ آرام سے پیدا ہو گیا۔ ماں کا بھی نئے سرے سے پیدا ہونا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’مرد شاید اُن تکالیف اور مصائب کا اندازہ نہ کر سکیں جو اس مدتِ حمل کے درمیان عورت کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر یہ سچی بات ہے کہ عورت کی بھی ایک نئی زندگی ہوتی ہے۔ اب غور کرو کہ اولاد کیلئے پہلے ایک موت خود اس کو قبول کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ اس خوشی کو دیکھتی ہے۔ اسی طرح پر دعا کرنے والے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلوّن اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے۔‘‘ جلد بازی نہ کرے، تکلیفوں کو برداشت کرے، دعا میں لگا رہے۔ ’’اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آجاتا ہے۔ دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے۔ جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔‘‘ دعا کو اس معیار تک لے جانا پہلے ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آ کر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدّت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصدِ مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔‘‘ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 418، ایڈیشن 1984ء)

پس ہر دعا کرنے والے کو اپنے جائزے سے خود ہی پتہ چل جائے گا کہ اس نے یہ معیار حاصل کیا ہے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپؑ فارسی مصرعہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں ’’پیدا است ندا را کہ بلند است جَنابَت‘‘ کہ پکار سے ظاہر ہے کہ تیری بارگاہ بہت بلند ہے۔

فرمایا کہ ’’مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ مَیں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گذشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے۔‘‘ امید ہوتی ہے کہ دعاؤں کا مزید موقع مل رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا ’’لیکن جس امر میں جلد جواب مل جاتا ہے۔‘‘ اگر جواب نہ میں ملا ہے تو پھر ’’وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازہ پر مانگنے کیلئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔‘‘ گھر والا اس کو ڈانٹتا ہے، جھڑکیاں دیتا ہے لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا ’’اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو‘‘ یعنی گھر والے کو ’’بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے۔ خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہئے؟ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اسکا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اسکے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اسکا انجام بد نہیں کرتا۔

جیسے ایک حاملہ عورت چار پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب بچہ پیدا کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھا لے تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہوگا۔‘‘ ضائع ہی ہو جائے گا بچہ۔ ’’یا ایک مایوسی بخش حالت میں وہ خود مبتلا ہو گی؟ اسی طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے اور نہ نرا نقصان‘‘ اٹھاتا ہے ’’بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے گاؤں میں ایک نجار تھا۔‘‘ ترکھان تھا ’’اس کی عورت بیمار ہوئی اور آخر وہ مر گئی۔ اس نے کہا اگر خدا ہوتا تو مَیں نے اتنی دعائیں کی تھیں وہ قبول ہو جاتیں اور میری عورت نہ مرتی۔ اس طرح پر وہ دہریہ ہو گیا۔‘‘ فرمایا ’’لیکن سعید اگر اپنے صدق اور اخلاص سے کام لے تو اس کا ایمان بڑھتا اور سب کچھ ہو بھی جاتا ہے۔ زمین کی دولتیں خدا تعالیٰ کے آگے کیا چیز ہیں۔ وہ ایک دَم میں سب کچھ کر سکتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’کیا دیکھا نہیں کہ اس نے اُس قوم کو جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا بادشاہ بنا دیا۔‘‘ عرب کے بدو کیا تھے، کیا لوگ تھے، دنیا پہ حکومت کی انہوں نے۔ ’’اور بڑی بڑی سلطنتوں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔ انسان اگر تقویٰ اختیار کرے، خدا تعالیٰ کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو مگر شرط یہی ہے کہ صادق اور جواں مرد ہو کر دکھائے۔ دل متزلزل نہ ہو اور اس میں کوئی آمیزش ریاکاری و شرک کی نہ ہو۔ ابراہیم علیہ السلام میں وہ کیا بات تھی جس نے اسکو اَبُو الْمِلَّت اور اَبُو الْحُنَفَاء قرار دیا اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس قدر عظیم الشان برکتیں دیں کہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ یہی صدق اور اخلاص تھا۔

دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اسکی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اُسی وقت قبول ہو گئی؟ ابراہیم کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 419-420، ایڈیشن 1984ء)

پس جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ صرف تکلیف میں انسان دعائیں نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جب کشائش دی ہو، آسائشیں دی ہوں تب بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ دعا کی قبولیت کیلئے جسم اور روح کا آپس میں تعلق ہونا چاہیے اور کیسا تعلق ہونا چاہیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اُسکے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے،

فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے

اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

اپنے اندر نہیں رکھتا۔'' آئے نمازیں پڑھ لیں۔ روح نہیں پگھل رہی تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ''جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اُن میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سُکھا دیتے ہیں۔'' ہاتھ کھڑا کیا اور کئی کئی دن کھڑا ہی رکھا اور ہاتھ سوکھ جاتا ہے۔ ''اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف اُن کو کوئی نور نہیں بخشتیں اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔'' کرتب تو دکھا سکتے ہیں ظاہری طور پر مشقتیں بھی کر لیتے ہیں۔ بڑے بڑے فاقے بھی کر لیتے ہیں، تکلیفیں بھی برداشت کر لیتے ہیں لیکن وہ روحانیت کے نمونے نہیں دکھا سکتے۔ ''اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج: 38) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے؟'' دل میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لی، دعائیں کرلیں۔ رو لیے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کر لی جس طرح پہلے مذاہب میں تھا مختلف نمازوں کی جو حالتیں ہیں قیام ہے، رکوع ہے، سجدہ ہے اس کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا ''اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل پکی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہوسکتی جو اصل مقصد ہے۔ اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور یہ جوگی اسی قسم کے ہیں۔'' جو اپنے جسموں سے تو کام لیتے ہیں روح سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ''روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص تکلف سے رونا چاہے تو آخر اس کو رونا آ ہی جائے گا اور ایسا ہی جو تکلف سے ہنسنا چاہے اسے ہنسی آ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر نماز کی جس قدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مثلاً کھڑا ہونا یا رکوع کرنا اسکے ساتھ ہی روح پر بھی اثر پڑتا ہے اور جس قدر جسم میں نیازمندی کی حالت دکھاتا ہے اسی قدر روح میں پیدا ہوتی ہے۔'' جس قدر عاجزی ہوتی ہے، نیازمندی ہوتی ہے وہ روح میں بھی پیدا ہوتی ہے ''اگرچہ خدا نرے سجدہ کو قبول نہیں کرتا۔'' اگر صرف سجدہ کر دیا اور اس میں کوئی عاجزی نہیں، عجز نہیں، نیازمندی نہیں، روح اس کا ساتھ نہیں دے رہی تو اللہ تعالیٰ اس سجدے کو قبول نہیں کرتا ''مگر سجدہ کو روح کے ساتھ ایک تعلق ہے اس لیے نماز میں آخری مقام سجدہ کا ہے۔ جب انسان نیازمندی کے انتہائی مقام پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔'' فطری بات ہے وہ انتہائی عجز کی حالت دکھانا چاہتا ہے۔ جھک گئے، سجدہ میں چلے گئے۔ فرماتے ہیں ''جانوروں تک میں بھی یہ حالت مشاہدہ کی جاتی ہے۔ کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں تو آکر اسکے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں اور اپنی محبت کے تعلق کا اظہار سجدہ کی صورت میں کرتے ہیں۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جسم کو روح کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ ایسا ہی روح کی حالتوں کا اثر جسم پر نمودار ہو جاتا ہے۔ جب روح غمناک ہو تو جسم پر بھی اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور آنسو اور پژمردگی ظاہر ہوتی ہے۔'' طبیعت بجھی بجھی سی رہنے لگتی ہے۔ اگر روح میں کوئی غم ہے، انسان کے دل کے اندر کوئی غم ہے تو جسم بھی تھکا تھکا لگتا ہے، بجھی بجھی طبیعت رہتی ہے، دوسروں کو بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسکی حالت کیا بن رہی ہے۔ کسی مجلس میں بیٹھنے کو دل نہیں کرتا۔ بیٹھے ہوں تو لوگ پوچھ رہے ہوتے ہیں کیا ہوا۔ فرمایا کہ ''اگر روح اور جسم کا باہم تعلق نہیں تو ایسا کیوں ہوتا ہے؟ دورانِ خون بھی قلب کا ایک کام ہے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ قلب آبپاشی جسم کیلئے ایک انجن ہے۔'' خون چلتا ہے دل کے ذریعہ سے لیکن ایک انجن کے طور پہ دل چل رہا ہے۔ ''اسکے بسط اور قبض سے سب کچھ ہوتا ہے۔'' دل کا جو پمپ کرنا ہے اسی سے سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔

''غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونو برابر چلتے ہیں۔'' کبھی دل پھیلتا ہے پھر سکڑتا ہے، پھیلتا ہے سکڑتا ہے وہی جو جسمانی نظام کو چلاتا ہے خون کی گردش اس سے ہوتی ہے۔ کہتے ہیں جسمانی اور روحانی سلسلے بھی اسی طرح برابر چلتے ہیں۔ ''روح میں جب عاجزی پیدا ہو جاتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب روح میں واقع میں عاجزی اور نیازمندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خودبخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متاثر ہو ہی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہئے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو۔

اگرچہ اس وقت یہ ایک قسم کا نفاق ہوتا ہے۔'' یعنی یہ تو نفاق ہے ناں کہ دل نہیں چاہ رہا لیکن پھر بھی زبردستی عاجزی کا اظہار کرو لیکن کرنا ہے ''مگر رفتہ رفتہ اس کا اثر دائمی ہو جاتا ہے'' عادت پڑ جاتی ہے اور پھر روح اور جسم دونوں ایک ساتھ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور فرمایا ''اور واقعی روح میں وہ نیازمندی اور فروتنی پیدا ہونے لگتی ہے'' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 420-422، ایڈیشن 1984ء) اور جب یہ حالت پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو انسان کو نماز میں پھر لذّت بھی آنے لگتی ہے۔ صرف اپنے مطلب کیلئے وہ خدا تعالیٰ کے حضور نہیں جاتا بلکہ پھر خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت میں نمازوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں ''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو نمازوں میں لذّت نہیں آتی مگر وہ نہیں جانتے کہ لذّت اپنے اختیار میں نہیں ہے اور لذّت کا معیار بھی الگ ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اشد درجہ کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ اس تکلیف کو بھی لذّت ہی سمجھ لیتا ہے۔'' ان دنوں میں جب آپؑ یہ بیان فرما رہے تھے ٹرانسوال میں آزادی کی لڑائی ہو رہی تھی۔ کہتے ہیں ''دیکھو ٹرانسوال میں جو لوگ لڑتے ہیں۔'' اسکی مثال دے رہے ہیں آپؑ ''باوجودیکہ اس میں جانیں جاتی ہیں اور عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوتے ہیں مگر قومی حمیت اور پاسداری ان کو ایک لذّت اور سرور کے ساتھ موت کے منہ میں لے جارہی ہے۔'' قوم کیلئے وہ قربانی کر رہے ہیں۔

''ان کو قومی حمیت اور پاسداری موت کے منہ میں خوشی کے ساتھ لے جاتی ہے۔ ادھر قوم ان کی محنتوں اور جانفشانیوں کی قدر کر رہی ہے جبکہ اغراضِ قومی متحد ہیں۔'' اغراض تو ایک ہی ہیں۔ ایک فریق قربانیاں کر رہا ہے اور دوسرے ان کو encourage کر رہے ہیں، اُن کی قدر کر رہے ہیں۔ ''پھر اُن کی محنتوں کی قدر کیوں ہوتی ہے؟ ان کے دکھ اور تکالیف کی وجہ سے۔'' کیونکہ وہ دکھ اٹھا رہے ہیں اس لیے ان کی قدر ہوتی ہے۔ ''اُن کی محنت اور جانفشانی کے باعث'' ان کی قدر ہوتی ہے جو آزادی حاصل کرنے کیلئے تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔

''غرض ساری لذّت اور راحت دکھ کے بعد آتی ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں یہ قاعدہ بتایا ہے۔ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا (الم نشرح: 7) اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔ اسی طرح پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو عبادت میں لذّت نہیں آتی ان کو پہلے اپنی جگہ سوچ لینا ضروری ہے کہ وہ عبادت کیلئے کس قدر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔''

لذّت نہیں آتی تو پہلے دیکھیں، سوچیں کہ انہوں نے عبادت کیلئے کوئی تکلیف اٹھائی؟ ''جس قدر دکھ اور تکالیف انسان اٹھائے گا وہی تبدیل صورت کے بعد لذّت ہو جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''میری مراد ان دکھوں سے نہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے جا مشقتوں میں ڈالے اور مالا یطاق تکالیف اٹھانے کا دعویٰ کرے۔'' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 422-423، ایڈیشن 1984ء) بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت پہ نمازوں کی طرف بھی ان کے جو پورے لوازمات ہیں اس کے ساتھ تیاری کر کے ادا کرنے کی کوشش کرے اور نیند کو بھی قربان کرے اور اپنے کاروباروں کو بھی قربان کرے اور وقت پہ نماز ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خود تو کسی قسم کی تکلیف اٹھاتے نہیں یا اٹھانا نہیں چاہتے اور سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے دعا کروا کر ان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ ان سے بعض دفعہ پوچھو تو یہ جواب ہوتا ہے کہ پانچ نمازیں بھی باقاعدگی سے نہیں پڑھتے۔ ایک دفعہ ایک بیٹے نے اپنے باپ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کی غرض سے کہا اور یہ دعا کسی ذاتی غرض کیلئے نہیں تھی بلکہ اسکے دین کیلئے تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ توجہ سے تم دعا کرو۔ تم خود توجہ سے دعا کرو۔ باپ کی دعا جس طرح بیٹے کیلئے قبول ہوتی ہے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے۔ فرمایا اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں، آپؑ اُس شخص کو فرما رہے ہیں کہ اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہو گا۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 187-188، ایڈیشن 1984ء) خود دعا کرو گے تو پھر میری دعاؤں کا اثر ہوگا۔ نہیں تو کوئی نہیں ہوگی۔ پس دعائیں کروانے والے صرف دوسروں کی دعاؤں پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بھی توجہ سے دعا کریں۔

عبادت میں لذّت کے حاصل کرنے کے طریق کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ جب انسان خدا تعالیٰ کیلئے اپنی محبوب چیزوں کو جو خدا کی نظر میں مکروہ اور اس کے منشاء کے مخالف ہوتی ہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے۔'' کیا تکالیف اٹھانی ہیں۔ پہلے آیا تھا ناں کہ تکلیف اٹھانی چاہیے۔ کس قسم کی تکلیفیں؟ جو مکروہ چیزیں ہیں، جو اللہ کی منشاء کے مخالف ہیں ان کو چھوڑو۔ ان کے چھوڑنے سے تکلیف بھی پہنچتی ہو تو چھوڑو۔ ''تو ایسی تکالیف اٹھانے والے جسم کا اثر روح پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے متاثر ہو کر ساتھ ہی ساتھ اپنی تبدیلی میں لگتی ہے یہاں تک کہ کامل نیازمندی کے ساتھ آستانۂ الوہیت پر بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہے۔'' اس طرح جب تکلیفیں اٹھاؤ گے، اللہ کی خاطر بعض چیزوں کو چھوڑو گے تو روح پر اسکا اثر ہوگا اور جب روح پر اس کا اثر ہوگا تو نمازوں میں، سجدے میں، رکوع میں وہ روح اللہ تعالیٰ کے حضور گرے گی۔ ''یہ طریق ہے عبادت میں لذّت حاصل کرنے کا۔''

فرمایا ''تم نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی عبادت میں لذّت کا یہ طریق سمجھتے ہیں کہ کچھ گیت گا لئے یا باجے بجا لئے اور یہی اس کی عبادت ہوگی۔'' آنکھیں بند کر کے مراقبے میں چلے گئے تو سمجھتے ہیں یہی عبادت ہوگئی یا گیت سن لیے وہی عبادت ہوگئی۔ فرمایا ''اس سے دھوکا مت کھاؤ۔ یہ باتیں نفس کی لذّت کا باعث ہوں تو ہوں مگر روح کیلئے ان میں لذّت کی کوئی چیز نہیں۔ ان سے روح میں فروتنی اور انکساری کے جوہر پیدا نہیں ہوتے اور عبادت کا اصل منشاء گم ہو جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''طوائف کی محفلوں میں بھی ایک آدمی ایسا مزا حاصل کرتا ہے تو کیا وہ عبادت کی لذّت سمجھی جاتی ہے؟ یہ باریک بات ہے جس کو دوسری قومیں سمجھ ہی نہیں سکتی ہیں کیونکہ انہوں نے عبادت کی اصل غرض اور غائت کو سمجھا ہی نہیں۔''

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 423-424، ایڈیشن 1984ء)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفا اور اپنے آپ کو تکالیف میں خدا تعالیٰ کی خاطر ڈالنے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے سلوک کی مثال دیتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی (النجم: 38) ابراہیمؑ وہ ابراہیمؑ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کیلئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بت ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کیلئے نہیں ہو جاتا اور اُس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓى کی آواز اس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے لیکن جب انسان خدا کیلئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو! ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اسکے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کر سکی۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے۔ ہمارے ہاتھ میں جسم تو ہے روح نہیں ہے۔'' فرمایا ''ہمارے ہاتھ میں جسم تو ہے روح نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ روح کا تعلق جسم سے ہے اور جسمانی امور کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کبھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ جسم سے روح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جس قدر اعمال انسان سے ہوتے ہیں وہ اسی مرکب صورت سے ہوتے ہیں۔'' یعنی جسم اور روح دونوں کو ملانے سے۔ ''الگ جسم یا اکیلی روح کوئی نیک یا بد عمل نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ جزا سزا میں بھی دونو کے متعلقات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بعض لوگ اسی راز کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اعتراض کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں کا بہشت جسمانی ہے حالانکہ وہ اتنا نہیں جانتے جب اعمال کے صدور میں جسم ساتھ تھا تو جزا کے وقت الگ کیوں کیا جاوے؟ غرض یہ ہے کہ اسلام نے ان دونو طریقوں کو جو افراط اور تفریط کے ہیں چھوڑ کر اعتدال کی راہ بتائی ہے۔ یہ دونو خطرناک باتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مجرد تعذیبِ جسم سے کچھ نہیں بنتا اور محض آرام طلبی سے بھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔'' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 429-430، ایڈیشن 1984ء) مشکلات میں ڈالنے سے جسم کو بھی کچھ نہیں بنتا اور صرف آرام طلبی اگر کرو گے تو پھر بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ روح اور جسم کو ملانا ضروری ہے۔

دعا کے زمانے میں بھی ابتلا آتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ کی قوم کی مثال دیتے ہوئے کہ کس طرح ان پر ابتلا آئے اور لمبے ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ ''ہر ایک کام کیلئے زمانہ ہوتا ہے اور سعید اس کا انتظار کرتے ہیں۔ جو انتظار نہیں کرتا اور چشمِ زدن میں چاہتا ہے کہ اس کا نتیجہ نکل آوے وہ جلد باز ہوتا ہے اور بامراد نہیں ہوسکتا۔ میرے نزدیک یہ بھی ممکن ہے اور ہوتا ہے کہ دعا کے زمانہ میں ابتلا کے طور پر اَور بھی ابتلا آجاتے ہیں۔

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے آئے تو ان کو پہلے مصر میں فرعون نے یہ کام دیا ہوا تھا کہ وہ آدھا دن اینٹیں پاتھا کریں اور آدھا دن اپنا کام کیا کریں۔'' آدھے دن کی ان کو چھٹی ہوتی تھی۔ آدھا دن فرعون کا کام کرنا تھا۔ ''لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو نجات دلانے کی کوشش کی تو پھر شریروں کی شرارت سے بنی اسرائیل کا کام بڑھا دیا گیا۔'' سزا کے طور پر کیا ہوا ''اور انہیں حکم ملا کہ آدھا دن تو تم اینٹیں پاتھا کرو اور آدھا دن گھاس لایا کرو۔'' وہ فرعون کے کام ہی ہوں گے۔ اپنے لیے ان کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب یہ حکم ملا اور انہوں نے بنی اسرائیل کو سنایا تو وہ بڑے ناراض ہوئے'' قوم ان کی ''اور کہا کہ موسیٰ! خدا تم کو وہ دکھ دے جو ہم کو ملا ہے۔ اَور بھی انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو بددعائیں دیں مگر موسیٰ علیہ السلام نے ان کو یہی کہا کہ تم صبر کرو۔ تورات میں یہ سارا قصہ لکھا ہے کہ جوں جوں موسیٰ علیہ السلام انہیں تسلی دیتے تھے وہ اَور بھی برافروختہ ہوتے تھے۔'' اَور بھی غصہ میں آتے تھے۔ ''آخر یہ ہوا کہ مصر سے بھاگ نکلنے کی تجویز کی گئی'' وہاں سے ہجرت کرنے کی تجویز ہوئی ''اور مصر والوں کے کپڑے اور برتن وغیرہ جو لئے تھے وہ ساتھ ہی لے آئے۔'' جو کچھ انہیں ملا تھا وہ بھی ساتھ لے لیا۔ ''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو لے کر نکل آئے تو فرعون نے اپنے لشکر کو لے کر ان کا تعاقب کیا۔ بنی اسرائیل نے جب دیکھا کہ فرعونیوں کا لشکر ان کے قریب ہے تو وہ بڑے ہی مضطرب ہوئے۔ چنانچہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اس وقت وہ چلّائے اور کہا۔ اِنَّا لَمُدۡرَكُوۡنَ (الشعراء:62) اے موسیٰ! ہم تو پکڑے گئے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام نے جو نبوت کی آنکھ سے انجام کو دیکھتے تھے۔ انہیں یہی جواب دیا۔ كَلَّا اِنَّ مَعِىَ رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ (الشعراء:63) ہرگز نہیں۔ میرا رب میرے ساتھ ہے۔

تورات میں لکھا ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کیا مصر میں ہمارے لئے قبریں نہ تھیں اور یہ اضطراب اس وجہ سے پیدا ہوا کہ پیچھے فرعون کا لشکر اور آگے دریائے نیل تھا۔'' وہ کہہ رہے تھے اگر مصر میں ہم رہتے تو وہاں بھی تو مرنا تھا۔ وہاں بھی دفن ہو جاتے۔ یہ تو اب بڑی مشکل میں آ گئے کہ آگے دریا ہے اور پیچھے فوج ہے جو ہمیں، ساروں کو قتل و غارت کرے گی۔ بڑے پریشان تھے۔ فرمایا کہ ''وہ دیکھتے تھے کہ نہ پیچھے جا کر بچ سکتے ہیں اور نہ آگے جا کر۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مقتدر خدا ہے۔ دریائے نیل میں سے انہیں راستہ مل گیا اور سارے بنی اسرائیل آرام کے ساتھ پار ہو گئے مگر فرعونیوں کا لشکر غرق ہو گیا...... یہ عظیم الشان معجزہ تھا جو ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے راہ پیدا کر دی اور یہی متقی کے ساتھ ہوتا ہے کہ ہر ضیق سے'' ہر تنگی سے ''اسے نجات اور راہ ملتی ہے۔ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا (الطلاق:3) غرض ایسا ہوتا ہے کہ دعا اور اسکی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔

ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کیلئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔'' گدازش پیدا ہونا، رقت پیدا ہونا اور دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرنا چاہتا ہے۔ ''پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔'' فرمایا کہ ''ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔'' (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 433 تا 435، ایڈیشن 1984ء)

اگر اللہ تعالیٰ کے خلاف ایسی صورت پیدا ہو جائے تو پھر دہریت کی طرف قدم اٹھتے ہیں اور آج کل تمام تر توجہ مذہب اور خدا تعالیٰ کے مخالفین کی جیسا کہ میں نے کہا اس طرف ہے کہ یہ دلوں میں ڈالا جائے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں کیا دیا۔ مذہب کا کیا فائدہ ہے۔ مذہب سست بناتا ہے۔ مذہب خیالی باتیں ذہنوں میں پیدا کرتا ہے۔ اور ایسے وقت میں ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرے۔ وقتی اور ضرورت کے وقت تعلق نہ ہو اور عبادت نہ ہو صرف بلکہ سکون کے حالات میں، آسائش کے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اپنی عبادتوں کی حفاظت ہو اور دعاؤں پر یقین ہو۔ پس یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی بیعت کا حق ادا کرنا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کیلئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔'' تہجد کیلئے اٹھنا تو بڑی بات ہے عام نمازوں کیلئے وضو کرنا بھی مشکل لگتا ہے۔ فرمایا ''اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کیلئے جوش نہ ہو'' نیکیوں میں بڑھنے کیلئے اگر تمہارے اندر جوش نہیں ہے ''تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔''

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 439، ایڈیشن 1984ء)

پس بڑے فکر کے ساتھ ہمیں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے اور جب یہ حقیقی تعلق ہوگا تو دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کیلئے بہت دعا کریں۔ وہاں احمدیوں کیلئے زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں وہاں بھی دوبارہ آج کل ان کو ابال آیا ہوا ہے۔ مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسری جگہوں پہ بھی جہاں جہاں احمدیوں کو مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور ہر پریشانی سے بچائے اور دشمن کو خائب و خاسر کرے۔

......☆......☆......☆......

اک صدی پوری ہوئی، یہ قائم و دائم رہے
اس دعا کے ساتھ ہر دل شکر بھی کرتا چلے

(منصورہ فضل منؔ، قادیان)

اک نئی تنظیم کو تشکیل دینے کے لئے
جوہری کو جس طرح ہوتی ہے ہیرے کی پرکھ
آپ نے پھر عورتوں پر ایک احساں یہ کیا
خاص تھا وہ دن دسمبر کا کیا جب افتتاح
نام اس تنظیم کا لجنہ اماء اللہ رکھا
کس قدر محنت سے اس پودے کو سینچا آپنے
ابتداءً اس میں جو شامل تھیں چودہ ممبرات
منزلِ مقصود ہے اسلام کی فتح مبیں
گرچہ زیور ہے حیا بیشک نگاہیں شرمگیں
احمدیت کے جہاں بھی لہلہاتے ہیں چمن
اک صدی پوری ہوئی، یہ قائم و دائم رہے
اپنی نسلوں میں خلافت سے محبت کے لئے

بکھرے موتی ایک مالا میں پرونے کے لئے
بانیٔ تنظیم نے دیکھی تھی ہم میں وہ چمک
ہم سبھی کو ایک وعدہ پر اکٹھا کر دیا
غرض تھی تبلیغ دیں کی، اور امت کی فلاح
گامزن راہِ ترقی پر ہمیں یوں کر دیا
گوہرِ نایاب ہم کو کر دیا ہے خاک سے
آج اک عالم میں قائم ہو گئیں انکی بنات
اور خلافت کی اطاعت کامیابی کی امیں
دین و دنیا میں مگر نظریں ہماری دوربیں
سینچتی ہیں اسکو اپنے خوں سے یہ درِ عدن
اس دعا کے ساتھ ہر دل شکر بھی کرتا چلے
آؤ سجدہ ریز ہو جائیں خدا کے سامنے

☆☆☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ

علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

(خطبہ جمعہ 18/ جون 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ

ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے

جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں

(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30/ ستمبر 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خطبہ جمعہ

’’خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کیلئے قائم کیا ہے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

دنیا کے مختلف ممالک میں جو آج جلسوں کا انعقاد ہے اور ہزاروں احمدیوں کی شمولیت ہے وہ بھی انہی نشانوں میں سے ایک نشان ہے

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں

ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے توحیدِ خالص پر قدم مارے

جماعت کو قائم کرنے کا مقصد اصل توحید کو قائم کرنا اور محبت الٰہی پیدا کرنا ہے

توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو، تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو، ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو، حقوقِ اخوان‘

یعنی اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں ایک ’’خاص رنگ ہو‘‘ پس یہ ہیں ہمارے مقصد جن کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی ہم دیکھیں گے

’’میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو‘‘

یعنی خدا تعالیٰ ہر چیز پر مقدم ہو، اسکے احکامات ہر چیز پر مقدم ہوں، اسکا بھیجا ہوا دین ہر چیز پر مقدم ہو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہو

تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے

توحید کے قیام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے ساتھ عشق کا تعلق بھی ضروری ہے

ہمارا فرض ہے اور تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں، جب ہم اپنے اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کر کے دکھائیں
اور محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی مثالیں قائم کریں

جلسے کے ان دنوں میں قادیان میں بھی اور ہر ملک میں جہاں جہاں جلسے ہو رہے ہیں
ہر شامل ہونے والا خاص دعاؤں میں اپنا وقت گزارے اور یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقِ بیعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ایامِ جلسہ کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں آپؑ کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد کا ایمان افروز بیان

محترم فضل احمد ڈوگر صاحب کی نمازِ جنازہ حاضر اور محترم ملک منصور احمد صاحب عمر (مبلغ سلسلہ ربوہ)
اور محترم عیسیٰ جوف صاحب (معلم سلسلہ گیمبیا) کی نمازِ جنازہ غائب، مرحومین کا ذکرِ خیر

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/دسمبر 2022ء بمطابق 23/فتح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ-
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

آج سے قادیان کا جلسہ بھی شروع ہوا ہے اور اسی طرح بعض افریقن ممالک میں بھی جلسہ سالانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک کے جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اتوار کو جلسہ کے آخری دن جو قادیان کے جلسہ سے خطاب ہو گا اس میں باقی افریقن ممالک بھی شامل ہوں گے۔ سات، آٹھ ممالک ہیں۔ اور کوشش ہو گی کہ ان کو ایم ٹی اے کے ذریعہ یہاں سے براہ راست ملا بھی دیا جائے۔ بہرحال اب جبکہ ان ممالک میں لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خطبہ بھی سن رہے ہوں گے اور توجہ سے سننے کا ایک خاص ماحول بنا ہوا ہے تو اس لحاظ سے مَیں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں وہ باتیں پیش کروں جن میں آپؑ کا اپنی بعثت کے مقصد اور جماعت کے مقصد کے بارے میں بیان ہے اور مختلف نصائح آپ نے فرمائی ہیں۔

بہت سے نومبائع اور نئی نسل کے احمدی بھی ان جلسوں میں شامل ہوں گے جن تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ باتیں نہیں پہنچی ہوں گی تو ان کو بھی یہ جاننا ضروری ہے تاکہ اپنے ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ان دنوں میں خاص طور پر کوشش کریں اور ترقی کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے آپؑ کی بعثت کے مقصد اور اپنی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کریں۔

قیام سلسلہ احمدیہ کی غرض کیا تھی اور کیوں اس زمانہ میں اسکا قیام ضروری تھا؟ اس بات کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ مَیں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کیلئے ایک درد رکھتے ہیں اور اسکی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانہ سے بڑھ کر اسلام پر گذرا ہے جس میں اس قدر سبّ وشتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآنِ شریف کی ہتک ہوتی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بیقرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہ رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ وشتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفینِ اسلام کے منہ بند کر کے آپ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اسکے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 13-14، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا، اس سلسلہ میں شامل ہوئے کہ جہاں اپنی حالتوں کو درست کریں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجیں اور ان دنوں میں خاص طور پر درود کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔

جب ہم زیادہ سے زیادہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجیں گے تو اس مقصد کو پورے کرنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو قائم کرنے کا آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔

پھر اپنی بعثت کی غرض کو بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ’’مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔‘‘

دنیا کے مختلف ممالک میں جو آج جلسوں کا انعقاد ہے اور ہزاروں احمدیوں کی شمولیت ہے وہ بھی انہی نشانوں میں

سے ایک نشان ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 14، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اِس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اُس کو ہمیشہ کیلئے شکست دینے کیلئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔‘‘ پس یہ بات ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا۔ لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا۔ وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہوگا۔ اِس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اسکے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔ لعنتیں سنے گا مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔‘‘

فرمایا: ’’لیکن جب دوسرا وقت آیا‘‘ یعنی جب وہ وقت آئے گا ’’اور اس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلہ سے پانی نیچے گرتا ہے۔‘‘ یعنی جب ترقی کا زمانہ آئے گا ’’اور کوئی انکار کرنے والا ہی نظر نہ آیا اس وقت اقرار کس پایہ کا ہوگا؟‘‘ اس وقت مانا تو کیا مانا۔ ’’اس وقت ماننا شجاعت کا کام نہیں۔ ثواب ہمیشہ دکھ ہی کے زمانہ میں ہوتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے اگر مکہ کی نمبرداری چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو ایک دُنیا کی بادشاہی دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کمبل پہن لیا اور ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم‘‘ یعنی ہم نے کشتی پانی میں ڈال دی ہے اب جو ہونا ہے ہو، اس ’’کا مصداق ہو کر آپؐ کو قبول کیا تو کیا خدا تعالیٰ نے اُن کے اجر کا کوئی حصہ باقی رکھ لیا؟ ہرگز نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کیلئے ذرا بھی حرکت کرتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک اُس کا اجر نہ پالے۔ حرکت شرط ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف معمولی رفتار سے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔

ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے۔ جو ہلال کو دیکھ لیتا ہے تیز نظر کہلاتا ہے۔‘‘ یعنی پہلے دن کے چاند کو جو دیکھتا ہے وہ تیز نظر کہلاتا ہے ’’لیکن چودھویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا‘‘ کہے کہ میں نے چاند دیکھ لیا وہ تو ’’دیوانہ کہلائے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 25-26، ایڈیشن 1984ء)

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ صرف مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔

توحید خالص پر قدم مارنے والا انسان بنے تب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے جاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ ’’جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کیلئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائجِ حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائیداُسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اُس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر اُلٹا مارتا ہے۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحبِ اغراض ہوتے ہیں۔ اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔‘‘ بعض لوگ بیعت ہی کسی مقصد کے لیے کرتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت دوسری جگہ اس طرح ہوئی ہے۔ فرمایا کہ ’’اغراضِ نفسانی شرک ہوتے ہیں۔ وہ قلب پر حجاب لاتے ہیں۔ اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کیلئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں۔

ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کر کے توحیدِ خالص پر قدم مارے۔

سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب میں فرق آتا دیکھے گا تو اسیوقت الگ ہو جاوے گا۔ کیا صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت میں ترقی ہو۔‘‘ نہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’......صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعتِ توبہ ہی ہے لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔‘‘ صحابہ کی۔ ابھی میں نے واقعات بیان کیے ہیں۔ گذشتہ کئی خطبات میں صحابہ کا ایک لمبا سلسلہ چلایا تھا کہ کس طرح وہ اپنا سر کٹاتے تھے۔ ’’ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے۔ گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر اُن کی کُل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت و عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذّت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور اُن کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔‘‘

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 396 تا 398 مع حاشیہ، ایڈیشن 1984ء)

پھر مزید ہدایت فرماتے ہوئے کہ جماعت کو قائم کرنے کا مقصد اصل توحید کو قائم کرنا اور محبت الٰہی پیدا کرنا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین، جورو، اپنی اولاد، اپنے نفس، غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کر لیا جاوے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا (البقرۃ: 201) یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کیلئے اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا رکھ دیا۔ اگر اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر اب اس نے اس کو حل کر دیا۔‘‘ (ملفوظات، جلد3، صفحہ 188، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی محبت جو ایک مومن کے دل میں ہونی چاہیے کہ تمام دنیاوی رشتوں سے زیادہ خدا کی محبت ہو۔ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا یہ محبت ہم اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا کیا اس کیلئے ہمارے دل میں کوئی خواہش اور تڑپ ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس محبت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اور اس کا معیار بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’اصل توحید کو قائم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے۔‘‘ چینی یا شکر کا نام لیتا ہے۔ ’’تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے۔‘‘ میٹھا تو نہیں ہو جاتا وہ۔ ’’یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اسکی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اسکے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔‘‘

یعنی خدا تعالیٰ ہر چیز پر مقدم ہو۔ اس کے احکامات ہر چیز پر مقدم ہوں۔ اس کا بھیجا ہوا دین ہر چیز پر مقدم ہو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہو۔

فرمایا ’’اور یہی اسلام ہے، یہی وہ غرض ہے جس کیلئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اِس وقت اِس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کیلئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالبِ صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمۂ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھدے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانۂ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا۔‘‘ کچھ بھی ہو جائے اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا۔ ’’اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشّان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گیا۔

اسلام کا منشا یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو تم اُن راہوں سے آؤ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں۔‘‘ یعنی اپنا مقام وہ بناؤ۔ یہ نہیں کہ پیری مریدی شروع کر دو بلکہ اپنے آپ کو اس سطح پر لے کر جاؤ جہاں انسان ولی کہلائے۔ جہاں لوگ کہیں کہ ہاں یہ وہ شخص ہے جو نیک کام کرتا ہے، اسکی پیروی کرنی چاہیے۔ فرمایا کہ ’’تم اُن راہوں سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھری سر پر ہو تو مشکل ہے۔‘‘ یعنی اگر دنیاوی خواہشات کی اور دنیاوی ترجیحات کی گٹھری سر پہ اٹھائی ہوئی ہے اور دنیا غالب ہے، دین پیچھے ہے تو پھر یہاں سے گزرنا بہت مشکل ہے۔ ’’اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھری کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدّم کرنے کی گٹھری ہے، پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔

تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جو وفاداری کو چھوڑ کر غدّاری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔‘‘

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 188 تا 190، ایڈیشن 1984ء)

پھر توحید کے قیام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے ساتھ عشق کا تعلق بھی ضروری ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی توحید کے راستے دکھائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور آپؐ کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔‘‘ غیروں کی مثال دیتے ہوئے جو پیر پرستی میں ڈوبے ہوئے ہیں، قبروں کے پوجنے والے ہیں اور پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق میں فنا ہیں اور ہمیں کافر کہنے والے ہیں اور اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے۔ اگر اس جیسے ہزاروں اَور بھی ہوں تو اسکے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہے۔‘‘

یعنی ایک شخص کسی کا عاشق کہلاتا ہے لیکن ساتھ ہی بہت سارے اَور معشوق بھی بنائے ہوئے ہیں تو پھر جس سے

عشق کر رہا ہے اس کی خصوصیت کیا رہی؟ ’’تو پھر اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں۔‘‘ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہیں ’’جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقا ہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔‘‘ بہت ساری خانقاہیں ہیں، مزار ہیں جن پہ یہ جاتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں بلکہ سجدے بھی کر لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’مدینہ طیبہ تو جاتے ہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کیلئے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے۔ کسی نے کوئی اَور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔‘‘ برصغیر، ہندوستان پاکستان میں یہ چیزیں عام نظر آتی ہیں۔ ’’اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (ال عمران: 20) خدا کا کلام نہ ہوتا اور اُس نے نہ فرمایا ہوتا اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اسکے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدۂ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپؐ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے ماموراور مَہدی بنا کر بھیجا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 92، ایڈیشن 1984ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔ پس ہمارا فرض ہے اور تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کر کے دکھائیں اور محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی مثالیں قائم کریں۔

اپنی زبانوں کو تسبیح، تحمید اور درود سے تر رکھنے کی کوشش کریں۔ صحابہ کا نمونہ اپنانے اور ان جیسا اخلاص و وفا پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں۔‘‘ احمدی ہونے کیلئے جھوٹے مشغلے جو ہیں ختم ہو جانے چاہئیں۔ ’’اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں۔ فَیۡجِ اَعۡوَج ’’یعنی ٹیڑھا زمانہ‘‘...... کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرونِ ثلاثہ، اسکے بعد فَیۡجِ اَعۡوَج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ لَیۡسُوۡا مِنِّیۡ وَلَسۡتُ مِنۡہُمۡ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ فَیۡجِ اَعۡوَج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو یہی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:4) صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہؓ کے مشرب کے خلاف ہے۔‘‘ یعنی ان کے عمل اس سے مختلف ہیں۔ ’’اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت ہی مشکلات اور مصائب کا نشانہ رہا ہے۔‘‘ دین بگڑتا گیا ہے۔ ’’معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے ہیں۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’ہم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گذرے ان کی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراطِ مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دُور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی آنکھ سے اس زمانہ کو دیکھا اور اس کا نام فَیۡجِ اَعۡوَج رکھ دیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اور گروہِ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہؓ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ اسکے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرۡعٍ ’’یعنی ’’(کھیتی کی طرح) ہوگی۔‘‘ جس طرح کھیتی آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اس طرح بڑھے گی‘‘ اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔

توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو۔ حقوقِ اخوان میں‘‘ یعنی اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں ایک ’’خاص رنگ ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 94-95، ایڈیشن 1984ء) پس یہ ہیں ہمارے مقصد جن کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی ہم دیکھیں گے۔

پھر ہمیں قرآن کریم کو خاص توجہ اور سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: ’’یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دیدیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جبتک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّہٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ وَّمَا ہُوَ بِالۡہَزۡلِ (الطارق:14-15)‘‘ یعنی یقیناً وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے اور ہر گز کوئی بیہودہ کلام نہیں ہے۔ ’’وہ میزان، مہیمن، نور اور شفاء اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حُرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اسی لئے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے، دکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں۔ ہم اس کو گوارا نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے اس لئے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔ غرض میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کیلئے قائم کیا ہے۔‘‘

یعنی حقائق اظہار کیلئے ظاہر کرنے کیلئے قائم کیا ہے اور جس کی سمجھ قرآن کریم سے ہی ہمیں مل سکتی ہے۔ اسکا ادراک اور فہم ہمیں قرآن کریم سے مل سکتا ہے۔ ’’کیونکہ بدوں اسکے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155، ایڈیشن 1984ء) پس اس کے مطالب اور معانی اور تفسیر کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہیے۔

پھر نیک اعمال کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے اور اسکی، نیک عمل کی تعریف کیا ہے آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔‘‘ چور کون سے ہیں؟ ’’ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کیلئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے)‘‘ کہ میں نے فلاں بڑا نیک کام کر لیا ہے۔ ’’اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں۔‘‘ یہ چور ہیں سب۔ ’’ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں ظُلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔

اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عملِ صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اُس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔‘‘ پس ہمارا کام یہ ہے کہ آپؑ کی نصائح پر عمل کریں۔ یہ ضروری چیز ہے۔ ورنہ بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔‘‘ پتہ نہیں کس وقت انسان کیا بات کر جائے جو گناہ میں شمار ہو۔ اس لیے استغفار کرتے رہو ’’کہ انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی دعا پڑھو۔ دعا کیا ہے کہ ’’رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف: 24) یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گذارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔ جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 274 تا 276، ایڈیشن 1984ء) فرمایا کہ یہ بھی دعا پڑھو۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ عقل روح کی صفائی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر انسان روح کی صفائی کرتا ہے اسی قدر عقل میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور فرشتہ سامنے کھڑا ہو کر اس کی مدد کرتا ہے۔

مگر فاسقانہ زندگی والے کے دماغ میں روشنی نہیں آسکتی۔ تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ صادق کے ساتھ رہو کہ تقویٰ کی حقیقت تم پر کھلے اور تمہیں توفیق ملے۔ یہی ہمارا منشاء ہے اور اسی کو ہم دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 448، ایڈیشن 1984ء)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں، بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پروا نہیں۔ اس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 238-239، ایڈیشن 1984ء)

پس ہر وقت توبہ اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی اور شیطان سے بچنے کی ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

فرماتے ہیں: ’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے۔ یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں! خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال ✿ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار ✿ سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ✿ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ✿ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

خدا جس کا دوست اور مددگار رہوا گر تمام دنیا اسکی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کیلئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (البقرۃ: 21) ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ وہ حی وقیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کیلئے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں دیکھو! مجھ پر خون اور اقدامِ قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ ابراء۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 263-264، ایڈیشن 1984ء) یعنی مجھے بے قصور ٹھہرایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو باعزت بری کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح اور خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہم اپنی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بن جائیں۔

جلسے کے ان دنوں میں قادیان میں بھی اور ہر ملک میں جہاں جہاں جلسے ہو رہے ہیں ہر شامل ہونے والا خاص دعاؤں میں اپنا وقت گزارے اور یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقِ بیعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح دنیا کا ہر احمدی اس بات پر غور کرے کہ کیا ہم وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں یا اپنی جماعت سے آپ توقع رکھتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں ہر وقت اس کیلئے کوشش اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر کروں گا۔ جنازے ہیں۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ جنازہ آ گیا ہے ناں؟ یہ حاضر جنازہ فضل احمد ڈوگر صاحب کا ہے جو جامعہ احمدیہ یوکے کے کارکن تھے۔ چودھری اللہ دتہ ڈوگر صاحب کے بیٹے تھے۔ اکیس دسمبر کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ ہیں۔ عظمیٰ فضل صاحبہ اور چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ 92ء میں یہاں یوکے آ گئے تھے۔ اس کے بعد تو اپنے کام کرتے رہے۔ پھر 1999ء میں انہوں نے وقفِ زندگی کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہِ شفقت ان کا وقف قبول فرما لیا اور کافی لمبا عرصہ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ذاتی خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے بعد پھر مَیں نے جامعہ یوکے میں ان کا تقرر کیا۔ یہ کچھ مختلف ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ پھر ان کو لائبریری کا انچارج بنا دیا گیا اور اس حیثیت سے وفات تک یہ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

جامعہ احمدیہ یوکے کی لائبریری کی تیاری میں بہت اہم کردار انہوں نے ادا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے شائع شدہ تمام ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیشنز کو سکین کیا اور ان کو وہاں رکھا۔ کاپیاں بنا کے رکھیں۔ روحانی خزائن کے original ایڈیشن کو بھی سکین کیا۔ ان کی بھی کاپیاں بنائیں۔ ان کے بچے بیان کرتے ہیں کہ ان کی بڑی خواہش یہی تھی کہ ان کی اولاد خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے اور اطاعت گزار رہے۔ کہتے تھے کہ جماعت کی خدمت سے انسان کبھی ریٹائرڈ نہیں ہو سکتا۔ وقف تو آخری سانس تک نبھانے کا نام ہے اور مجھے دعا کیلئے کہتے تھے کہ دعا کرو میں آخری وقت تک خدمت کرتا رہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور ہسپتال جانے سے دو روز قبل تک یہ خدمت کر رہے تھے۔ لائبریری گئے اور کام کر کے آئے۔

حافظ مشہود صاحب جامعہ کے استاد ہیں یہ لکھتے ہیں کہ فضل ڈوگر صاحب کی شخصیت کے بارے میں اگر کہا جائے کہ وہ خلافت کے سچے عاشق، وفادار اور جاں نثار تھے تو اس میں کسی قسم کا کوئی مبالغہ نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ فضل ڈوگر صاحب حقیقی واقفِ زندگی تھے جنہیں ہم نے ہر وقت جامعہ احمدیہ کی لائبریری کو اپنے بچوں کی طرح نکھارتے اور سنوارتے ہوئے دیکھا ہے۔ پرانے مسودات لا لا کر انہیں سکین کرتے اور ان کی دیدہ زیب جلد کروا کر لائبریری کی زینت بناتے۔ بلاشبہ یہ ان کی انتھک محنت ہی تھی کہ جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں اس وقت پچیس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں جبکہ وسائل انتہائی محدود ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ایک خطبہ میں جو میرے والد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے وقت دیا تھا اس میں ان کا ذکر کیا تھا اور ان کا شکریہ ادا کیا تھا اور ان کے کاموں کی تعریف کی تھی۔

جلسہ کی ڈیوٹیاں یہ ہمیشہ دیتے رہے۔ میرے ساتھ بھی ربوہ میں جلسہ کی ڈیوٹیاں دیتے رہے اور ہمیشہ ان کو میں نے بڑی محنت سے اور رات دن ایک کر کے کام کرتے دیکھا ہے۔ کوئی فکر نہیں ہوتی تھی۔

ان کے داماد شاہد اقبال ہیں سوئٹزرلینڈ کے صدر خدام الاحمدیہ ہیں یا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جب بھی بات ہوتی ہمیشہ مجھے یہ کہتے کہ نماز پڑھی کہ نہیں۔ نمازوں کی تلقین کیا کرتے تھے اور اس طرف خاص توجہ دلاتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی جماعت سے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

دوسرا جنازہ جو ہے، غائب ہے۔ وہ ملک منصور احمد عمر صاحب کا ہے جو ربوہ میں مربی سلسلہ تھے۔ گذشتہ دنوں اسّی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1970ء میں انہوں نے جامعہ پاس کیا اس کے بعد آپ نے عربی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ 71ء سے 73ء تک آپ نے نمل یونیورسٹی اسلام آباد سے جرمن زبان کا ڈپلومہ لیا۔ پہلے پاکستان میں مختلف جگہوں پہ ان کی تقرری ہوئی۔ پھر جنوری 74ء میں ان کو مبلغ کے طور پر جرمنی بھجوایا گیا۔ وہاں یہ تقریباً ڈیڑھ سال رہے۔ واپس آ کے پھر پاکستان میں مختلف جگہوں پر ان کی تقرری ہوئی۔ پھر اکتوبر 83ء میں ان کو دوبارہ جرمنی بھجوایا گیا جہاں 86ء تک یہ بطور امیر اور مشنری انچارج خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ اس دوران یہ اسائلم پر آنے والوں کو زبان بھی سکھاتے تھے اور ان کی مدد بھی کرتے رہے۔ شعبہ رشتہ ناطہ میں بھی رہے۔ جرمن زبان جامعہ میں پڑھاتے رہے۔ تقریباً چھیالیس سال تک انہوں نے واقفِ زندگی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی ایک بیٹی فائزہ رئیس، انیس رئیس صاحب مشنری انچارج جاپان کی اہلیہ ہیں اور ایک بیٹا صباح الظفر ملک مربی سلسلہ ہیں۔ باقی اولاد بھی ہے ان کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

تیسرا ذکر مکرم عیسیٰ جوف صاحب معلم سلسلہ گیمبیا کا ہے۔ یہ بھی جنازہ غائب ہے۔ گذشتہ دنوں دسمبر میں ان کی اکسٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ وہاں کے نائب امیر مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بہت ہی کامیاب مبلغ تھے۔ جامعہ سے فارغ التحصیل بھی نہیں تھے لیکن جماعت کے شیدائی تھے۔ ایک سپاہی کی طرح ہمیشہ کام کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے ادنیٰ سپاہی ہیں اور جماعت جو بھی ان کو حکم دے وہ بجالانے کیلئے تیار ہیں۔ جلسہ اور دوسرے جماعتی پروگراموں میں وہ ہمیشہ اپنے افراد جماعت کے ساتھ رہتے اور ان کے سوالات کے جوابات دیتے اور ان کی تربیت کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پاکستانی احمدیوں کی قربانیوں کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمیشہ ان کیلئے دعا کرتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ خلافت سے خاص محبت کا تعلق تھا۔ دعاؤں کیلئے خطوط لکھا کرتے تھے اور جب جوابات ملتے تھے تو بڑی محبت اور پیار سے ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔ خلافت سے محبت انہوں نے اپنے بچوں میں بھی پیدا کی ہے اور بچوں کو بھی یہ کہتے کہ خلیفہ وقت کو خط لکھا کرو۔

مربی سلسلہ سید سعید صاحب ہیں۔ یہ بھی گیمبیا میں رہے ہیں۔ سیرالیون میں ہیں آج کل۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سینیگال میں پیدا تو ہوئے تھے اور اسکے بعد یہ پڑھ کے ملازمت کے سلسلہ میں گیمبیا آ گئے اور ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول میں فرنچ ٹیچر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے احمدیت قبول کی۔ پھر اخلاص و وفا میں قدم آگے بڑھاتے چلے گئے۔ 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زیرِ ارشاد تمام سینٹرل سٹاف نے گیمبیا چھوڑ دیا تو انہیں ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ اس حیثیت میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد ان کو ایریا مشنری بنا دیا گیا اور وفات تک وہ اسی پہ قائم رہے۔

عیسیٰ جوف صاحب کے ذریعہ کئی پیاسی روحیں احمدیت کی آغوش میں آئیں۔ ان کا دینی علم بھی بہت تھا۔ خود پڑھ کے انہوں نے علم حاصل کیا۔ غیر احمدیوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ اس لیے اکثر علاقے کے چیفس، امام ان کی بہت عزت کرتے تھے اور اگر کوئی علاقے میں احمدیت کی مخالفت یا شرارت کرنا چاہتا تو بعض دفعہ یہ شریف الطبع لوگ مقابلے پہ آ جاتے، ڈٹ جاتے اور مخالفین کو منہ کی کھانی پڑتی۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ان کی ایک خوبی ان کا صاحبِ علم ہونا تھا۔ ان کا مطالعہ بڑا وسیع تھا جیسا کہ میں نے کہا اور جماعتی لٹریچر پر عبور حاصل تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوران کئی دفعہ انہیں تقاریر کے موقعے بھی نصیب ہوئے۔ اسی طرح جماعتی رسائل میں ان کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ عاجزی اور انکساری ان کا خاص وصف تھا۔ آپ صائب الرائے بھی تھے اور ہمیشہ اہم فیصلوں میں ان کو شامل کیا جاتا تھا اور ان کی اکثر رائے درست پائی جاتی تھی۔ تہجد گزار تھے۔ دعا گو تھے۔ کثرت سے سچی خوابیں آیا کرتی تھیں اور جب بھی کوئی ان کو دعا کیلئے کہتا تو اسے مشورہ دیتے کہ پہلے خلیفہ وقت کو دعا کا خط لکھو اور پھر خود بھی دعا کرتے۔

پھر گیمبیا کے مبلغ مسعود صاحب ہیں وہ کہتے ہیں: تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا۔ کئی کئی گھنٹوں کا سفر کر کے دُور دراز گاؤں میں جایا کرتے تھے۔ نہایت نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ ہنس مکھ تھے۔ خوشی ہو یا غمی، بیماری ہو یا پریشانی، ہر وقت مسکراتے رہتے تھے۔ ہر ایک سے مسکراتے چہرے سے ملتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ایسے تپاک اور گرمجوشی سے ملتے کہ وہ سمجھتا کہ بس مجھ سے ہی ان کو پیار ہے۔ بہت رحم دل اور نرم اور شفیق تھے۔ کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کے معاملے میں دخل دیتے۔ اپنے افسران کی اطاعت بے انتہا کرتے۔ ماتحتوں کا خیال رکھتے، ان کی حوصلہ افزائی کرتے اور کہتے ہیں جب کبھی بھی ان سے پتہ کرایا، رابطہ کرنے کی کوشش کی تو پتہ لگتا تھا کہ فارغ دنوں میں یہ تبلیغ کیلئے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ وٹس ایپ سٹیٹس پر قرآنی آیات، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تبلیغی اور تربیتی پوسٹس اور خلفاء کی تصاویر ہر روز باقاعدگی سے لگاتے اور احمدی اور غیر احمدی لوگوں کو بھیجتے تھے۔ تبلیغ کا بے انتہا شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا ابھی نماز جمعہ کے بعد ان کے جنازے ادا ہوں گے ان شاء اللہ۔ ......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ (فاطر:29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رضی اللہ عنہ)

جہاد کے متعلق بعض دوسری قرآنی آیات

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی بعض دوسری آیات بھی درج کردی جاویں جو وقتاً فوقتاً جہاد بالسیف کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں کیونکہ ان سے ابتدائی اسلامی جنگوں کے حالات پر ایک ایسی روشنی پڑتی ہے جو کسی دوسری جگہ میسر نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○ وَاقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ○ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ ؕ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ○

اَے مسلمانو! لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں مگر دیکھنا زیادتی نہ کرنا کیونکہ زیادتی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اور لڑو ان کفار سے جو تم سے لڑتے ہیں جہاں بھی ان کا اور تمہارا سامنا ہو۔ اور نکالو ان کو اس جگہ سے جہاں سے وہ تمہیں نکالیں۔ یعنی جہاں بھی وہ تمہارے اثر کو بزور مٹانا چاہیں تم ان کا مقابلہ کرو۔ اور بیشک وہ فتنہ جس کے یہ لوگ مرتکب ہورہے ہیں وہ قتل سے بھی سخت تر ہے مگر ہاں لڑائی مت کرو حرم کے علاقہ میں لیکن اگر یہ کفار خود تم سے حرم میں لڑائی کی ابتداء کریں تو پھر بے شک تم بھی ان کا مقابلہ کرو۔ کیونکہ ناشکرگزاروں کی یہی سزا ہے اور اگر کفار اس سے باز آجائیں تو جانو کہ اللہ بھی غفور و رحیم ہے اور اے مسلمانو! تم لڑو ان کفار سے اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور دین خدا ہی کیلئے ہوجاوے۔ یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے اور ہر شخص آزادی سے اپنی ضمیر کے مطابق جو دین پسند کرے وہ رکھ سکے اور اگر یہ کفار جنگ سے باز آجائیں تو تم بھی فوراً رک جاؤ۔ کیونکہ کسی کو جنگ کشی کا حق نہیں ہے مگر صرف ظالموں کے خلاف۔‘‘

یہ آیت بھی اپنے معانی میں نہایت واضح ہے اور اس سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں کو جہاد کا حکم صرف ان لوگوں کے خلاف دیا گیا تھا جو ان سے دین کے معاملہ میں جنگ کرتے تھے اور ان کو تلوار کے زور سے ان کے دین سے پھیرنا چاہتے تھے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کو یہ بھی حکم تھا کہ اگر یہ کفار جنگ سے باز آجائیں تو تمہیں بھی چاہئے کہ فوراً رک جاؤ اور اس آیت میں جنگ کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے اور وہ یہ کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور مذہبی آزادی قائم ہوجاوے۔

پھر فرماتا ہے: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ’’اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو اے نبی تمہیں چاہئے کہ تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور اللہ پر توکل کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔‘‘

پھر فرماتا ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ ثُمَّ اَبْلِغْہُ مَاْمَنَہٗ ’’اور اگر کوئی مشرک تمہاری پناہ میں داخل ہوکر تمہارے پاس تحقیق دین کیلئے آنا چاہے تو اسے آنے دو اور پھر اپنی حفاظت میں اسے اسکی امن کی جگہ میں واپس پہنچادو۔‘‘

پھر فرماتا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍۭ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ’’اور وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے ہیں مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی۔ یعنی وہ تمہارے مصائب میں تمہارا ہاتھ نہیں بٹاتے وہ تمہاری سیاسی دوستی کے حقدار نہیں ہیں۔ البتہ اگر وہ کسی دینی معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان کو مدد دو، لیکن ان کفار کے خلاف تمہیں مدد دینے کی اجازت نہیں ہے جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو، اور اے مومنو! ہوشیار رہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔‘‘

وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ ۚ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ’’اور پورا کرو اپنے عہد کو کیونکہ یقیناً تمہیں اپنے عہد کے متعلق خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔‘‘

پھر فرماتا ہے: لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ○ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ ۚ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ’’نہیں منع کرتا اللہ تم کو ان لوگوں سے جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں لڑائی نہیں کی اور نہ انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یہ کہ تم ان سے مہربانی کا سلوک کرو اور ان سے عدل اور احسان سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ سوائے اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو کہ دوست بناؤ ان لوگوں کو جنہوں نے تمہارے خلاف دین کے معاملہ میں لڑائی کی اور تمہارے گھروں سے تمہیں نکالا یا تمہارے نکالے جانے میں اعانت کی۔ اور جو کوئی دوستی لگائے گا ایسے دشمنوں کے ساتھ تو ایسے لوگ ظالموں میں سے سمجھے جائیں گے۔‘‘

پھر فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ’’اے مومنو! چاہئے کہ تم دنیا میں خدا کے لئے عدل وانصاف کو قائم کرو اور چاہئے کہ ہرگز نہ آمادہ کرے تم کو کسی قوم کی دشمنی اس بات پر کہ تم اس کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش نہ آؤ۔ بلکہ تمہیں چاہئے کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل وانصاف کا معاملہ کرو کیونکہ عدل وانصاف کرنا تقویٰ کا تقاضا ہے۔ پس تم متقی بنو اور یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 306، مطبوعہ قادیان 2011)

تبصرہ کتاب

ذِکرِ فضلِ ربّیؒ

مصنف : سیّد محمد عبدالباقی ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج

کتاب ’’ذکر فضل ربی‘‘ ایک سرگزشت ہے اس لئے دلچسپ واقعات سے بھرپور ہے۔ لیکن یہ سرگزشت دُنیا کمانے اور دُنیوی اعلیٰ مقام ومرتبہ حاصل کرنے اور دُنیاوی جدوجہد سے متعلق نہیں ہے بلکہ دین کمانے، دین کے راستے میں اپنے آپ کو جھونک دینے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنے کے دلچسپ واقعات پر مشتمل ہے۔ چونکہ سرگزشت ہے لہٰذا یہ تبصرہ، تبصرہ کتاب سے زیادہ ذکر مصنف ہے۔ محترم سیّد محمد عبدالباقی صاحب 1970 میں بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے اور اس کے بعد احمدیت کی تبلیغ ان کا سب سے محبوب مشغلہ بن گیا۔ آپ نے خود کو احمدیت کی تبلیغ کے لئے وقف کردیا۔ آپ کا دائرہ تبلیغ بہت وسیع تھا۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی غرضیکہ ہر مذہب، طبقہ اور فکر ونظر کے لوگوں کو آپ نے تبلیغ کی۔ چونکہ آپ ایک نہایت فدائی داعی الی اللہ ہیں اور دعوت وتبلیغ کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی کام لیتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھل بھی خوب لگائے۔ بیسیوں احباب کو آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جن میں پڑھے لکھے اعلیٰ دُنیاوی عہدوں پر فائز احباب بھی شامل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تبلیغی کاوشوں اور نہایت دلچسپ تبلیغی واقعات سے بھری پڑی ہے جس کا مطالعہ یقیناً ہر عمر کے احمدیوں کے لئے مفید ہے۔ حد درجہ لگن، محنت اور صبر وتحمل کے ساتھ مسلسل کی گئی آپ کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں کئی جگہ نئی جماعتیں قائم ہوئیں، مشن ہاؤس اور مساجد کی تعمیر ہوئی۔

ایک مجسٹریٹ کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے تقریباً ہر تین سال بعد چونکہ آپ کا تبادلہ ہوجاتا تھا، اس لحاظ سے آپ کو صوبہ بہار وجھارکھنڈ کے متعدد شہروں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ جہاں بھی آپ کی تعیناتی ہوتی وہاں آپ جماعت میں ایک نئی بیداری پیدا کردیتے۔ مجھے جمشید پور شہر آہن میں آپ کی پوسٹنگ اچھی طرح یاد ہے۔ اُس وقت میری عمر 9 سال تھی۔ اُس وقت جمشید پور کی جماعت کبھی کسی احمدی کے مکان میں اور کبھی کسی احمدی کے مکان میں جمعہ کی نماز ادا کرتی۔ آپ کی توجہ اور کوششوں سے وہاں ایک مشن ہاؤس خریدا گیا جس کے ایک حصہ کو مسجد بنایا گیا۔ جمشید پور کے احمدی یہ کام کرسکتے تھے مگر توجہ اور درد کا فقدان تھا جو اللہ کے فضل سے باقی صاحب میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ مشن ہاؤس کی خرید میں گرچہ کہ جماعت نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا، لیکن باقی صاحب کی خاص توجہ اور آپ کی پہل کے باعث مَیں اس کا سہرا باقی صاحب کے سر رکھتا ہوں اور ان کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ جمشید پور کے احمدی اُن کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھیں گے اور اُن کیلئے دعائیں کرتے رہیں گے۔

جیسا کہ مَیں نے عرض کیا جہاں بھی آپ کی پوسٹنگ ہوتی وہاں آپ بڑی سرگرمی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں لگ جاتے۔ اگر وہاں پہلے سے جماعت قائم ہوتی تو جماعت میں بیداری پیدا کرتے اور اسے فعال بنادیتے۔ تبلیغ کا آپ کو جنون تھا۔ جماعتی کاموں کی خاطر کبھی نوکری کی پرواہ نہیں کی اور نہ کسی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کی۔ بہت نڈر ہوکر تبلیغ کرتے۔ جہاں بلایا جاتا چلے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپ کی مدد کی۔ قبولیت دُعا کے نشانات دکھائے۔ دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا اور معجزات ظاہر کئے۔ عدالت میں کام کرنے والے دوستوں اور ساتھیوں اور ججوں کو بھی آپ خصوصیت کے ساتھ تبلیغ کرتے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ مجھے بہت اچھا لگا جس کا مَیں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مباہلہ کے نتیجہ میں فرعون زمانہ جنرل ضیاء الحق 17 / اگست 1988 کو جس انجام کو پہنچا سب جانتے ہیں۔ محترم محمد عبدالباقی صاحب اگلے روز جب عدالت میں گئے تو ڈسٹرکٹ جج صاحب کی موجودگی میں اُن کے چیمبر میں موجود سبھی افسران کے سامنے ضیاء الحق کی ہلاکت کی خبر دیتے ہوئے اسے جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان بتایا۔ اس پر سبھی موجود افسران نے یہ اعتراف کیا کہ آپ نے آج سے پندرہ دن قبل مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر کیا تھا اور ضیاء الحق کی ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی جو ہو بہو پوری ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور آج بھی آپ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ رکھے اور آپ کی تمام خدمات کو قبول فرمائے۔ 470 صفحات کی کتاب ہے۔ میرے لئے بڑی مشکل ہے کہ اس مختصر تبصرے میں کیا ذکر کروں اور کیا چھوڑوں۔ پوری کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے جسے پڑھ کر تبلیغ اور خدمت کا ایک جوش وجذبہ سینے میں موجزن ہوتا ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں اور مصنف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (منصور احمد مسرور)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(890) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میاں الٰہ دین عرف فلاسفر کو بعض لوگوں نے کسی بات پر مارا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اگر وہ عدالت میں جائے اور تم وہاں اپنے قصور کا اقرار کرلو تو عدالت تم کو سزا دیگی اور اگر جھوٹ بولو اور انکار کردو تو پھر تمہارا میرے پاس ٹھکانا نہیں۔غرض آپ کی ناراضگی سے ڈر کر اُن لوگوں نے اسی وقت فلاسفر سے معافی مانگی اور اس کو دودھ پلایا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ کا ذکر روایت نمبر 434 میں بھی ہو چکا ہے اور مارنے کی وجہ یہ تھی کہ فلاسفر صاحب منہ پھٹ تھے۔اور جو دل میں آتا تھا وہ کہہ دیتے تھے اور مذہبی بزرگوں کے احترام کا خیال نہیں رکھتے تھے۔چنانچہ کسی ایسی ہی حرکت پر بعض لوگ انہیں مار بیٹھے تھے مگر حضرت مسیح موعود نے اسے پسند نہیں فرمایا۔آجکل فلاسفر صاحب اسی قسم کی حرکات کی وجہ سے جماعت سے خارج ہو چکے ہیں۔

(891) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مَیں نے پہلی مرتبہ دسمبر 1902ء میں بموقعہ جلسہ سالانہ حضرت احمد علیہ السلام کو دیکھا۔حضرت سیّد عبداللطیف صاحب شہید کابل بھی ان ایام میں قادیان میں مقیم تھے۔حضرت اقدس ان سے فارسی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

(892) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب میں پہلی مرتبہ قادیان آیا تو حضرت اقدس ان ایام میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی اقتدا میں نماز پڑھا کرتے تھے اور مسجد مبارک میں جو گھر کی طرف کو ایک کھڑکی کی طرز کا دروازہ ہے اس کے قریب دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔بحالت نماز ہاتھ سینہ پر باندھتے تھے اور اکثر اوقات نماز مغرب سے عشاء تک مسجد کے اندر احباب میں جلوہ افروز ہو کر مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے تھے۔

(893) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت اقدسؑ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ اس کوٹھڑی میں نماز کیلئے کھڑے ہوا کرتے تھے جو مسجد مبارک میں بجانب مغرب تھی۔مگر 1907ء میں جب مسجد مبارک وسیع کی گئی تو وہ کوٹھڑی منہدم کردی گئی۔اس کوٹھڑی کے اندر حضرت صاحب کے کھڑے ہونے کی وجہ اغلباً یہ تھی کہ قاضی یار محمد صاحب حضرت اقدس کو نماز میں تکلیف دیتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے۔مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا۔جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔

(894) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام نکاح کے معاملہ میں قوم اور کفو کو ترجیح دیتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ لوگوں نے بات کو بڑھا لیا ہے مگر اس میں شبہ نہیں کہ عام حالات میں اپنی قوم کے اندر اپنے کفو میں شادی کرنا کئی لحاظ سے اچھا ہوتا ہے۔مگر یہ خیال کرنا کہ کسی حالت میں بھی قوم سے باہر رشتہ نہیں ہونا چاہئے غلطی ہے۔اور کفو سے مراد اپنے تمدّن اور حیثیت کے مناسب حال لوگ ہیں۔خواہ وہ اپنی قوم میں سے ہوں یا غیر قوم سے۔

(895) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ اول اول جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو ہمارے پاس بار بار آنا چاہئے تا کہ ہمارا فیضان قلبی اور صحبت کے اثر کا پَرتَو آپ پر پڑ کر آپ کی روحانی ترقیات ہوں۔مَیں نے عرض کی کہ حضور ملازمت میں رخصت بار بار نہیں ملتی۔فرمایا: ایسے حالات میں آپ بذریعہ خطوط بار بار یاددہانی کراتے رہا کریں تا کہ دُعاؤں کے ذریعہ توجہ جاری رہے کیونکہ فیضانِ الٰہی کا اجرا قلب پر صحبت صالحین کے تکرار یا بذریعہ خطوط دُعا کی یاددہانی پر منحصر ہے۔

(896) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری بڑی لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قہوہ پی رہے تھے کہ حضور نے مجھ کو اپنا بچا ہوا قہوہ دیا اور فرمایا زینب یہ پی لو۔مَیں نے عرض کی حضور یہ گرم ہے باور مجھ کو ہمیشہ اس سے تکلیف ہو جاتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا بچا ہوا قہوہ ہے تم پی لو۔کچھ نقصان نہیں ہوگا۔مَیں نے پی لیا اور اسکے بعد پھر کبھی مجھے قہوہ سے تکلیف نہیں ہوئی۔

(897) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ عربی کی دو لغت کی کتابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر سب سے زیادہ رہتی تھیں۔چھوٹی لغتوں میں سے صراح تھی اور بڑی لغات میں سے لسان العرب۔آپ یہی دو لغتیں زیادہ دیکھتے تھے۔گو کبھی کبھی قاموس بھی دیکھ لیا کرتے تھے۔اور آپ لسان العرب کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔

(898) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ ایک دن حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی مہترانی ایک حصّہ مکان میں صفائی کر کے آئی۔حضرت صاحب اس وقت دوسرے حصّہ میں تھے۔آپ نے اس سے فرمایا کہ تو نے صفائی تو کی مگر اس صحن میں جو نجاست پڑی تھی وہ نہیں اُٹھائی۔اس مہترانی نے کہا کہ جی مَیں تو سب کچھ صاف کر آئی ہوں۔وہاں کوئی نجاست نہیں ہے۔آپ اُٹھکر اسکے ساتھ اس حصّہ مکان میں آئے اور دکھا کر کہا کہ یہ کیا پڑا ہے؟ اور حضرت صاحب نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ مجھے کشفی طور پر معلوم ہوا تھا کہ اس عورت نے اس مکان میں جھاڑو تو دیا مگر نجاست نہیں اُٹھائی اور یونہی چلی آئی ہے۔ورنہ مجھے بھی خبر نہ تھی کہ وہاں نجاست پڑی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتیں ظاہر فرما دیتا ہے۔جس سے تعلقات کی بے تکلفی اور اپنا ہٹ کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

(899) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز ظہر یا عصر شروع ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درمیان میں سے نماز توڑ کر کھڑکی کے راستہ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر وضو کر کے نماز میں آملے اور جو حصہ نماز کا رہ گیا تھا وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا۔یہ معلوم نہیں کہ حضور بھول کر بے وضو آگئے تھے یا رفع حاجت کیلئے گئے تھے۔

(900) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے سُنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کی ترقی تدریجی رنگ میں آہستہ آہستہ مقدر ہے جیسا کہ قرآن شریف میں بھی آتا ہے کہ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ (الفتح:30) مگر فرماتے تھے کہ ہماری جماعت کی ترقی دائمی ہوگی۔اور اس کے بعد قیامت سے قبل والے فساد کے سوا کوئی عالمگیر فساد نہیں ہوگا۔یہ بھی فرماتے تھے کہ خدا ہماری جماعت کو اتنی ترقی دے گا کہ دوسرے لوگ ذلیل اچھوت لوگوں کی طرح رہ جائینگے۔

(901) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔سیٹھی غلام نبی صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مَیں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک یکّہ میں بٹالہ سے دارالامان آئے۔راستہ میں مَیں نے ذکر کیا کہ ڈاکٹر صاحب! عام طور پر مشہور ہے کہ جس کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رؤیت نصیب ہو جاوے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔مَیں نہیں جانتا کہ یہ بات کہاں تک درست ہے۔لیکن ہم لوگ جو خدا کے رسول کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے اور مٹھیاں بھرتے ہیں حتّٰی کہ مَیں تو اس قدر بے ادب ہوں کہ جب نماز میں حضرت صاحب کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں تو اس کی پروا نہیں کرتا کہ نماز ٹوٹتی ہے یا نہیں۔مونڈھا گُھنی جو بھی آپ کے ساتھ لگ سکے لگاتا ہوں۔کیا دوزخ کی آگ ہم کو بھی چھوئے گی۔ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ بھائی صاحب بات تو ٹھیک ہے لیکن تابعداری شرط ہے۔اللہ! اللہ۔یہ اس وقت کی حالت ہے۔اور اب ڈاکٹر صاحب کی یہ حالت ہے کہ حضرت صاحب کے جگر گوشہ اور خلیفۂ وقت سے منحرف ہو رہے ہیں۔

(902) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جولائی 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور کی کچہری سے باہر تشریف لائے اور خاکسار سے کہا کہ انتظام کرو کہ نماز پڑھ لیں۔خاکسار نے ایک دری نہایت شوق سے اپنی چادر پر بغرض جانماز ڈال دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ظہر وعصر ادا کی۔اس وقت غالباً ہم بیس احمدی مقتدی تھے۔نماز سے فارغ ہونے پر معلوم ہوا کہ وہ دری حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تھی اور انہوں نے وہ لے لی۔

(903) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ قدیم مسجد مبارک میں حضور علیہ السلام نماز جماعت میں ہمیشہ پہلی صف کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آجکل موجودہ مسجد مبارک کی دوسری صف شروع ہوتی ہے۔یعنی بیت الفکر کی کوٹھری کے ساتھ ہی مغربی طرف۔امام اگلے حجرہ میں کھڑا ہوتا تھا۔پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص پر جنون کا غلبہ ہوا۔اور وہ حضرت صاحب کے پاس کھڑا ہونے لگا اور نماز میں آپ کو تکلیف دینے لگا۔اور اگر کبھی اس کو پچھلی صف میں جگہ ملتی تو ہر سجدہ میں وہ صفیں پھلانگ کر حضور کے پاس آتا اور تکلیف دیتا اور قبل اسکے کہ امام سجدہ سے سر اٹھائے وہ اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا۔اس تکلیف سے تنگ آکر حضور نے امام کے پاس حجرہ میں کھڑا ہونا شروع کر دیا مگر وہ بھلا مانس حتی المقدور وہاں بھی پہنچ جایا کرتا اور ستایا کرتا تھا۔مگر پھر بھی وہاں نسبتاً امن تھا۔اسکے بعد آپ وہیں نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ مسجد کی توسیع ہوگئی۔یہاں بھی آپ دوسرے مقتدیوں سے آگے امام کے پاس ہی کھڑے ہوتے رہے۔مسجد اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر آپ صف اول میں عین امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرتے تھے۔وہ معذور شخص جو ویسے مخلص تھا، اپنے خیال میں اظہار محبت کرتا اور جسم پر نامناسب طور پر ہاتھ پھیر کر تبرک حاصل کرتا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسکا ذکر روایت 893 میں بھی ہو چکا ہے۔

(905) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ قلمی تحریر دیکھی ہے جس میں حضور نے اس زمانہ کی جماعت کپورتھلہ کی بابت لکھا تھا کہ وہ انشاء اللہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔اس زمانہ کی جماعت کپورتھلہ میں منشی محمد خاں صاحب مرحوم۔منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب نمایاں خصوصیت رکھتے تھے۔باقیوں کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا   اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

HUSSAIN CONSTRUCTIONS & REAL ESTATE

(SINCE 1964) ﴿ہمارا عزم صاف ستھرا کاروبار﴾

❁ قادیان دارالامان میں گھر، فلیٹس اور بلڈنگ کی عمدہ اور مناسب قیمت پر تعمیر کیلئے رابطہ کریں، اسی طرح قادیان دارالامان میں مناسب قیمت پر بنے بنائے نئے اور پرانے مکان/فلیٹس اور زمین کی خرید اور renovation کیلئے رابطہ کریں۔

(PROP: TAHIR AHMAD ASIF)

contact no. : 87279-41071, 83603-14884, 75298-44681

e mail : hussainconstructionsqadian@gmail.com

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

✿ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے اور ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں، پھر تلاوت قرآن کریم ہے

✿ سیکرٹریان کو فعال بنانا پڑیگا، اگر وہ تعاون نہیں کر رہے اور مسلسل سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو ان کو تبدیل کریں اور ان کی جگہ ایسے بندے لے کر آئیں جو کہ محنتی ہوں

✿ سیکرٹریانِ تربیت برائے نومبائعین کے ساتھ میٹنگز کریں اور ان کی راہنمائی کریں اور ان کو باقاعدہ ٹارگیٹ دیں کہ وہ ہر ایک نومبائع تک پہنچیں

✿ ہر جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کو چاہئے کہ وہ اپنی جماعت میں داعین الی اللہ کی ٹیم بنائیں

✿ **چندہ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے تو لوگ چندہ ادا کرتے ہیں، اصل چیز یہ ہے کہ لوکل سیکرٹریان فعال نہیں ہیں**

✿ اگر کوئی کسی مجبوری کی وجہ سے باشرح چندہ ادا نہیں کر سکتا تو اُسے چاہئے کہ وہ لکھ کر اجازت لے لے

✿ نیشنل مجلس عاملہ کے تمام ممبران کو وقفِ عارضی کرنی چاہئے

نیشنل مجلس عاملہ امریکہ کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور حضور انور کی زرّیں ہدایات و نصائح

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو۔کے

مورخہ 15/اکتوبر 2022ء (بقیہ رپورٹ)

اعلاناتِ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چودہ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ عائشہ صلاح الدین بنت مکرم صلاح الدین ناصر صاحب کا نکاح عزیزم اسامہ خلیل سولنگی ابن مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب (شہید) کے ساتھ طے پایا۔

(2) عزیزہ باصرہ بشیر بنت مکرم بشیر احمد چودھری صاحب کا نکاح عزیزم احمد طارق ابن مکرم چودھری محمود احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(3) عزیزہ فضہ رمضان بنت مکرم محمد رمضان صاحب (مرحوم) کا نکاح عزیزم ناصر احسن ابن مکرم میاں منور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ عفت جہاں بنت مکرم ڈاکٹر سید تنویر احمد صاحب کا نکاح عزیزم شہزاد صفدر علی ابن مکرم صفدر علی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(5) عزیزہ مائرہ احمد بنت مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب کا نکاح عزیزم مرزا مجادل احمد ابن مکرم مرزا نصیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(6) عزیزہ صبیحہ انعم بنت مکرم احمد محمد خان صاحب کا نکاح عزیزم غزالی واسع ابن مکرم عبدالواسع صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(7) عزیزہ صوفیہ سعید بنت مکرم اسد سعید صاحب کا نکاح عزیزم معیذ احمد آرائیں ابن مکرم وسیم احمد آرائیں صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(8) عزیزہ سلطانہ ناصرہ بنت مکرم سید احمد خندکر صاحب کا نکاح عزیزم ابوموسیٰ طارق ابن مکرم محمد ابوالحسین خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(9) عزیزہ وجیہہ احمد بنت مکرم داؤد احمد صاحب کا نکاح عزیزم سید عدنان احمد ابن مکرم سید عاطف ندیم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(10) عزیزہ زارا سلمان مرزا بنت مکرم انیس احمد مرزا صاحب کا نکاح عزیزم محمد خالد رزاق ابن مکرم میاں ظفر احمد رزاق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(11) عزیزہ نائلہ عنبرین ثاقب بنت مکرم منور احمد ثاقب صاحب کا نکاح عزیزم طاہر محمود ابن مکرم مجاہد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(12) عزیزہ امیرہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد نسیم صاحب کا نکاح عزیزم دانیال محمود (متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم محمد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(13) عزیزہ آمنہ ریاض بنت مکرم ریاض احمد بسراء صاحب (شہید، گھٹیالیاں) کا نکاح عزیزم محمد وقاص احمد بسراء ابن مکرم نوید احمد بسراء صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(14) عزیزہ میرال فاطمہ بنت مکرم محمد مبشر اللہ چودھری صاحب کا نکاح عزیزم عمر فاروق ابن مکرم سعید فاروق چوہان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام عہدیداران جو ابھی منتخب ہوئے ہیں ان کیلئے ایک حلف نامہ ہے۔ یہ امیر صاحب پڑھیں گے اور باقی تمام عہدیداران امیر صاحب کے پیچھے پڑھیں گے اور اسکے بعد تمام عہدیداران اس حلف نامہ پر دستخط کریں گے۔

اسکے بعد امیر صاحب امریکہ نے درج ذیل حلف نامہ پڑھا اور اس کے پیچھے تمام عہدیداران نے اس حلف نامہ کے الفاظ دہرائے:

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر یقین کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہوں کہ

(1) نظام جماعت کی طرف سے جو کام میرے سپرد ہوا ہے اس کو پوری محنت اور دیانتداری کے ساتھ سر انجام دینے کی کوشش کروں گا۔

(2) میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کروں گا اور نظام خلافت کا ہمیشہ وفادار رہوں گا۔

(3) میں نظام خلافت کے استحکام اور حفاظت کیلئے آخری دم تک جد و جہد کرتا رہوں گا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

(4) میں ہر فرد جماعت کے ساتھ عاجزی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ ان کا سچا خیر خواہ بنوں گا۔ نیز ذاتی تعلقات یا اختلافات سے بالا ہو کر ہمیشہ انصاف کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کروں گا۔

(5) سلسلہ احمدیہ کے اموال کی حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہوگی۔ سلسلہ کا پیسہ پوری احتیاط اور ذمہ داری سے خرچ ہوگا۔

(6) عاملہ کے اجلاسات کی کارروائی اور افراد جماعت کے ذاتی معاملات کو ہمیشہ راز داری سے اور بطور امانت محفوظ رکھوں گا۔

(7) میں اپنے بالا عہدیداران کے احکام کی پوری انشراح کے ساتھ اطاعت کروں گا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ محبت اور اخوت کے ساتھ پیش آؤں گا۔

(8) میں خلیفۃ المسیح کا ہمیشہ سچا وفادار رہوں گا اور سچے دل سے ہمیشہ آپ کی کامل اطاعت کروں گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جماعت کا ہر عاملہ ممبر بھی اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب لوکل سطح پر بھی عہدیداران اس حلف نامہ کو پڑھ کر دستخط کریں گے تو اس سے بھی فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کا خیال تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبرز اور عہدیداران کیلئے ایک حلف نامہ ہونا چاہیے۔ لیکن کسی وجہ سے اس وقت اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں ایک حلف نامہ کے الفاظ منظور ہوئے تھے۔ اس وقت بھی اس پر عمل درآمد کروانے کیلئے جماعتوں کو نہیں بھجوایا جا سکا۔ اب اس میں بعض معمولی تبدیلیوں کے ساتھ میں نے جماعتوں کو بھجوایا ہے۔ میرے خیال میں اس سے مدد ملے گی۔ لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا، ان کو خلافت کے ساتھ کیے گئے عہد کا احساس ہوگا۔ اس سے ان کو ان کے عہدوں کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

تحریکِ جدید

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید نے عرض کیا کہ گذشتہ سال کل چندہ کی رقم 2.7 ملین ڈالرز تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے 2.1 ملین ڈالرز تحریکِ جدید میں جمع کیے ہیں۔ اسکا مطلب ہے کہ لجنہ اور خدام نے صرف 1.5 ملین ڈالرز دیے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی تقریباً پچاس فیصد لجنہ کمانے والی ممبرز ہیں۔ اس لیے ان کی طرف سے زیادہ قربانی ہونی چاہیے۔ عمومی طور پر ذیلی تنظیموں میں ہر ذیلی تنظیم کا کل چندہ میں 1/3 حصہ ہوتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید نے عرض کیا کہ گزشتہ سال لجنہ نے ایک ملین ڈالرز جمع کیے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ 1.5 ملین انصار اللہ کا حصہ تھا، 1 ملین لجنہ اماء اللہ کا تو خدام الاحمدیہ نے صرف 5 لاکھ ڈالرز جمع کیے ہیں؟

اسکے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم واقعی پیچھے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ انہوں نے زائن مسجد کیلئے ایک لاکھ ڈالرز ادا کیے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ نے اس مسجد کیلئے 1.7 ملین ڈالرز دیے تھے باوجود اسکے کہ ایک ملین تحریکِ جدید کی بھی قربانی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرے ممالک مثلاً یو کے، جرمنی اور کینیڈا میں ان تحریکات (وقفِ جدید اور تحریکِ جدید) میں جمع ہونے والی کل رقم کا 1/3 حصہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے خدام الاحمدیہ کو اس میں آگے آنا چاہیے، پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ اس سال کا ٹارگٹ 3.2 ملین ہے۔ ان شاء اللہ ہم اس ٹارگٹ کو achieve کرلیں گے۔ ہم اس کیلئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو ملین جمع ہو چکا ہے اور باقی بھی انشاء اللہ ہو جائے گا۔ حضور کی دعا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو سال ختم ہونے میں صرف دو ہفتہ رہ گئے ہیں۔ دعا تو ہم کرتے ہیں لیکن آپ کو محنت بھی کرنا پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے عرض کیا کہ امریکہ کی کل تجنید 22 ہزار 550 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے جماعت کی تجنید 40 ہزار کے قریب ہے۔ اس میں سے 15 ہزار لجنہ کی تجنید ہے۔ یہاں امریکہ میں 8 ہزار لجنہ ہیں۔ یوکے کی لجنہ میں کوئی بہت بڑی تنخواہوں والی نوکریاں بھی نہیں کرتیں۔ اگر چند ایک جو کرتی بھی ہیں وہ چھوٹی موٹی jobs کرتی ہیں اور انہوں نے گذشتہ سال تقریباً 8 لاکھ پاؤنڈز کے قریب ادائیگی کی ہے۔ یہاں امریکہ میں تو آپ کے کمانے والے ممبرز میں سے 30 فیصد لجنہ ممبرز ہیں۔ اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ان کی ہے جو اپنی فیلڈ میں ماہر ہیں اور ان کی بڑی اچھی نوکریاں ہیں۔ اس لیے اگر آپ انہیں تحریک کریں تو وہ ضرور ادا کریں گی۔

وصایا

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ کمانے والے ممبران میں سے 50 فیصد ممبران کی وصیت کا ٹارگٹ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اب تک 31 فیصد کمانے والے ممبران وصیت کروا چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ موصیان کی کل تعداد 3959 ہے۔ اور کمانے والوں کی کل تعداد 8230 ہے اور ان میں سے 2579 موصیان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے ابھی آپ نے 19 فیصد مزید موصیان بنانے ہیں۔ اس کیلئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری وصایا نے عرض کیا کہ ہم ذاتی طور پر رابطے کر رہے ہیں۔ اسی طرح ویبینارز اور سیمینارز کا انعقاد کر رہے ہیں اور مربیان کی مدد سے بھی رابطے کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو ذیلی تنظیموں سے بھی مدد لینی چاہیے۔ انصار، لجنہ اور خدام سے بھی معاونت لیں۔ تنظیموں نے بھی وصایا کیلئے معاون صدر بنائے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے مدد لیں۔

شعبہ تربیت

اسکے بعد نائب امیر و نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی کل تجنید 22 ہزار 550 ہے۔ اس میں سے 8 ہزار 2 سو کے قریب کمانے والے ہیں۔ اس لیے 15 ہزار کے قریب 12 سال سے اوپر ہوں گے۔ ان 15 ہزار میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ پنجوقتہ نمازیں ادا کرتے ہیں؟

نیشنل سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارا main focus نماز، تلاوت قرآن کریم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی طرف ہوتا ہے۔ ہم نے جو پچھلی مرتبہ سروے کیا تھا اس کے مطابق 61 فیصد لوگ نمازیں ادا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کرنے والوں کی تعداد 7 ہزار 599 تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل تجنید 22 ہزار ہے اور اس میں سے 7 ہزار کے قریب نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ تو 30 فیصد کے قریب بنتا ہے۔ اگر تو ان لوگوں کی تعداد جن پر نماز فرض ہو چکی ہے 15 ہزار کے قریب ہے تو پھر شاید یہ 60 فیصد والا figure درست ہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ pandemic شروع ہونے سے پہلے 282 نماز سینٹرز تھے۔ جو کہ pandemic کی وجہ سے بہت تھوڑے رہ گئے تھے۔ تقریباً 60 جماعتیں ہیں۔ ہمارا ہدف تو یہ ہے کہ ہر پچاس ممبرز پر ایک نماز سنٹر بنایا جائے۔ اب ہم نے دوبارہ اس پر کام شروع کیا ہے اور الحمد للہ 137 سنٹرز بن چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ ان میں سے کتنے سنٹرز ہیں جو پنجوقتہ نمازوں کیلئے کھلے رہتے ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان سنٹرز کی تعداد بہت کم ہے جو پانچوں نمازوں کیلئے کھلتے ہیں۔ مساجد میں سے 80 فیصد مساجد پانچوں نمازوں کیلئے کھلتی ہیں۔ تمام مساجد جہاں مبلغین متعین ہیں، وہ پانچوں نمازوں کیلئے کھلتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلی چیز تو یہی ہے کہ ہر احمدی کو چاہیے کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کا التزام کرے اور ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں۔ پھر تلاوت قرآن کریم ہے۔ اور پھر خطبات ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 53 فیصد ممبرز خطبہ سنتے ہیں۔ اب تمام نماز سنٹرز اور مساجد میں جمعہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ سنایا جاتا ہے۔ اور پھر سارا خطبہ بھی تربیت ٹیم کو بھجوایا جاتا ہے، کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممبرز خطبہ جمعہ سنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ پنجوقتہ نمازوں کی عادت ڈالنے کیلئے آپ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سب سے پہلے تو ہم لوکل سیکرٹریانِ تربیت کا احباب جماعت کے ساتھ ذاتی رابطہ کروانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ اپنے سیکرٹریان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ وہ مطمئن تو نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو خود اپنے سیکرٹریان کو فعال بنانا پڑے گا۔ ہاں اگر وہ تعاون نہیں کر رہے اور مسلسل سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو پھر مرکز کو بتائیں اور ان کو تبدیل کریں اور ان کی جگہ ایسے بندے لے کر آئیں جو کہ محنتی ہوں۔

پھر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ہمارا پلان ہے کہ ہم سال میں کم از کم تیس جماعتوں کا وزٹ کریں۔ اسکے بعد سال میں ایک ریفریشر کورس بھی رکھا جائے گا۔

شعبہ جنرل سیکرٹری

اسکے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ 58 جماعتیں ہیں جو اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ باقاعدگی سے ان رپورٹس پر تبصرے کرتے ہیں یا اپنے comments بھجواتے ہیں؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ اس حوالہ سے کمزوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ جماعتوں کی کارکردگی پر فیڈ بیک دینے یا تبصرے نہیں کریں گے تو جماعتیں بھی سستی کا مظاہرہ کریں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ وہ ماہانہ رپورٹ مرکز نہیں بھجواتے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ کو اپنی ماہانہ رپورٹ بھی باقاعدگی سے مرکز بھجوانی چاہیے۔

شعبہ زراعت

بعد ازاں سیکرٹری زراعت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو جماعتی زمین پر فارمنگ شروع کرنی چاہیے۔

شعبہ تعلیم

اسکے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ اس وقت ہمارے پاس طلبہ کا کوئی معین ڈیٹا موجود نہیں ہے۔ ہم نے یہ ڈیٹا جمع کرنا شروع کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں آپ اکیلے یہ کام نہیں کر سکیں گے۔ آپ کو سٹوڈنٹس کو لے کر ایک ٹیم بنانی پڑے گی یا وہ لوگ جو ایجوکیشنل فیلڈ میں ہیں، ان کو ٹیم میں رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کوئی کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو طلبہ کی کونسلنگ کرتی ہے یا انہیں گائیڈ کرتی ہے؟

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہائی سکول کے طلبہ کیلئے سالانہ youth camp لگایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ہم ان طلبہ کے ساتھ سیشن منعقد کرتے ہیں۔ یہ نیشنل لیول پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک سو کے قریب طلبہ شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ تلاش کر کے ایک ٹیم بنائیں جو آپ کی مدد کرے۔

شعبہ رشتہ ناطہ

اسکے بعد سیکرٹری رشتہ ناطہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ دورانِ سال 17 رشتے کروائے گئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ جن لوگوں کے رشتے کرواتے ہیں ان کی شادی سے قبل کونسلنگ ہوتی ہے اور پھر شادی کے چھ ماہ بعد بھی ایک سروے فارم بھجوایا جاتا ہے جس کے ذریعہ ان کی فیڈ بیک لی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا لجنہ، خدام کی کوئی joint کونسلنگ سیشن بھی کرتے ہیں؟ جس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم سہ ماہی بنیادوں پر خدام اور لجنہ کے ساتھ سیشن تو منعقد کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ضروری نہیں کہ آپ روایتی گائیڈ لائنز کو ہی فالو کریں۔ آپ اپنے حالات کے مطابق مختلف طریقے تلاش کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہمارے ڈیٹا بیس میں کل 573 لڑکے، لڑکیوں کے کوائف ہیں۔ ان میں سے 227 لڑکے ہیں اور 346 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ لڑکوں میں سے 70 فیصد لڑکوں کی عمر 40 سال سے کم ہے۔ ہمارے ڈیٹا بیس میں 20 فیصد وہ لوگ ہیں جن کی طلاقیں ہو چکی ہیں۔

شعبہ امور خارجیہ

اسکے بعد سیکرٹری امور خارجیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ گذشتہ سال مختلف سیاستدانوں سے 596 ملاقاتیں کی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ ان علاقوں میں بھی جاتے ہیں جہاں ہماری جماعتیں قائم نہیں ہیں؟ اس پر سیکرٹری امور خارجیہ نے عرض کیا کہ دورانِ سال ایسے مختلف علاقوں کے سیاستدانوں سے واشنگٹن ڈی سی میں ملاقات ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو واقفین نو میں سے بھی نوجوانوں کو اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہیے اور ان کو train کرنا چاہیے جو قانون (law) یا پولیٹیکل سائنسز، یا پبلک ریلیشنز میں ساتھ ساتھ پڑھائی کریں۔

شعبہ تربیت برائے نومبائعین

بعد ازاں سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ وہ پیدائشی احمدی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے لوکل سیکرٹریان میں سے کتنے active ہیں؟ اس پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے عرض کیا کہ بہت کم سیکرٹریان active ہیں۔ صرف سات سیکرٹریان اس وقت responsive ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ گذشتہ تین سال کے کل 229 نومبائعین ہیں اور ان کے شعبہ کا ان کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے کیونکہ وہ اسی سال اس شعبہ کیلئے منتخب ہوئے ہیں۔ گذشتہ ٹرم میں رحیم لطیف صاحب سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو پہلے سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین تھے انہوں نے کوئی فائلز وغیرہ تیار کی ہوں گی۔ آپ ان فائلز کو پڑھیں، اسی طرح لوکل سیکرٹریانِ تربیت برائے نومبائعین کے ساتھ میٹنگز کریں اور ان کی راہنمائی کریں اور ان کو باقاعدہ ٹارگٹ دیں کہ وہ ہر ایک نومبائع تک پہنچیں۔ ورنہ اگر آپ ان سے رابطہ نہیں رکھیں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے۔

شعبہ وقفِ جدید

اسکے بعد سیکرٹری وقفِ جدید نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسکا بھی تحریک جدید والا ہی معاملہ ہے۔ تقریباً 1.2 ملین کی ادائیگی تو مجلس انصار اللہ کی طرف سے ہوئی ہے جبکہ جمع ہونے والی کل رقم 2.2 ملین تھی۔ باقی ایک ملین لجنہ اور خدام کی طرف سے ادا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ویسے تو آپ کے پاس بہت منصوبے ہوتے ہیں۔ اپنے شعبہ کیلئے بھی کوئی منصوبہ بندی کریں۔ اپنے شعبہ کی طرف توجہ دیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر احمدی اس تحریک کا حصہ بنے۔ صدر لجنہ اور صدر خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ رکھیں۔

شعبہ تبلیغ

بعد ازاں سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال ہمیں ایک ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ ملا تھا۔ ہمارا پلان تھا کہ ہم ایک ہزار لوگوں کو جلسہ پر لے کر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کی لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ فعال ہوں تو آپ یہ ٹارگٹ پورا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مربیان سے بھی مدد لیں۔ ہر جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کو چاہیے کہ وہ اپنی جماعت میں داعین الی اللہ کی ایک ٹیم بنائیں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم داعین پر کام کر رہے ہیں اور تقریباً ہر جماعت میں داعین موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے داعین کی فہرست مبلغین کو بھی مہیا کیا کریں۔ مبلغین کے ساتھ مل کر سیکرٹریانِ تبلیغ اور داعین الی اللہ کو کام کرنا چاہیے۔

شعبہ مال

اسکے بعد سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ اس سال کا ٹوٹل بجٹ 31.3 ملین ڈالرز ہے۔ اس میں سے لازمی چندہ جات 22 ملین ہیں۔ جبکہ چندہ وصیت 12.46 ملین ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باشرح چندہ ادا کرنے کے حوالہ سے آپ نے کیا اقدامات کیے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر لوکل جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال فعال ہوں تو وہ ایسے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ اگر لوگوں کو صحیح طرح توجہ دلائی جائے اور انہیں چندہ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے تو لوگ چندہ جات ادا کرتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ لوکل سیکرٹریان فعال نہیں ہیں۔ اگر آپ لوکل سیکرٹریان کو فعال کر لیں تو آپ کے بجٹ میں پچاس فیصد اضافہ ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جایا کریں کہ گذشتہ ہمارا اتنے ملین بجٹ تھا اور اس سال اس میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم پیسوں کے پیچھے تو نہیں ہیں، اصل میں تو یہ ہے کہ ہر احمدی کو مالی قربانی اور چندہ کی اہمیت کا احساس ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی مجبوری کی وجہ سے باشرح چندہ ادا نہیں کر سکتا تو انہیں چاہیے کہ وہ لکھ کر اجازت لے لیں۔

شعبہ سمعی وبصری

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری سمعی و بصری سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا اپنا شعبہ فعال ہے یا ایم ٹی اے آپکی مدد کرتا ہے؟

سیکرٹری سمعی و بصری صاحب نے عرض کیا کہ الحمد للہ ہماری ایک مضبوط ٹیم ہے۔

امین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امین سے استفسار فرمایا کہ آپ حسابات پر مطمئن ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ الحمد للہ۔ ہم ہر ماہ اکاؤنٹس کو چیک کرتے ہیں۔

شعبہ وقفِ نو

بعد ازاں سیکرٹری وقفِ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ کل واقفینِ نو کی تعداد 1830 ہے۔ اس میں سے 946 لڑکے ہیں اور 883 واقفات ہیں۔ ان میں سے پندرہ سال سے زائد عمر والوں کی تعداد 1040 ہے۔ ان میں سے 483 نے دوبارہ وقف کا عہد کیا ہے۔ تاہم یہ نمبرز ٹھیک نہیں ہیں۔ اس پر ہم مرکز کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے واقفینِ نو کو ان کے subjects کے اعتبار سے categorise کیا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ انہوں نے مختلف مضامین جیسے میڈیسن، جرنلزم، لاء وغیرہ ہیں، ان کے اعتبار سے کیٹگریز بنائی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ 177/ ایسے واقفین ہیں جن کا تعلق میڈیسن فیلڈ سے ہے۔ ان میں سے بعض ڈاکٹرز بن چکے ہیں اور بعض ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے 93 واقفینِ نو لڑکے ہیں اور 83 واقفاتِ نو لڑکیاں ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ڈیٹا بیس میں موجود یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ ہم اب لوکل سیکرٹریانِ وقفِ نو کے ساتھ مل کر اور بعض دیگر ذرائع سے اس کو اپ ڈیٹ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ سروے کے مطابق 69 فیصد واقفین اپنا سلیبس پڑھ رہے ہیں۔

شعبہ ضیافت

اسکے بعد سیکرٹری ضیافت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ گذشتہ جمعہ کے روز دس ہزار لوگوں کیلئے کھانا بنایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب امریکہ نے عرض کیا گذشتہ جمعہ کی حاضری 5500 سے زائد تھی۔

شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی سے دریافت فرمایا کہ ہر سال کتنے لوگ وقفِ عارضی کرتے ہیں؟

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی نے عرض کیا کہ گزشتہ سال سات لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پچھلی دفعہ میں نے کہا تھا کہ نیشنل مجلس عاملہ کے تمام ممبران کو وقفِ عارضی کرنی چاہیے۔ اس پر کتنے لوگوں نے وقفِ عارضی کی تھی؟

سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی نے عرض کیا کہ میں نے تمام عاملہ کے ممبران کو ای میل کی تھی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ اسی طرح میٹنگ میں بھی بات کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک میل نہیں بھیجنی بلکہ ہر ماہ عاملہ کے ممبران کو ای میلز بھجوائیں یہاں تک کہ اپنا ٹارگٹ حاصل کر لیں۔ پھر لوکل عاملہ کے ممبران کو بھی فالو کریں۔ صرف ایک ای میل بھجوا دینے سے کچھ نہیں ہوگا۔ اپنے لوکل سیکرٹریان کو بھی فعال بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی نے عرض کیا کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں تاہم ان کے پاس معین تعداد نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے پاس معین تعداد نہیں ہے تو آپ کو کیسے علم ہے کہ پچاس فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی نے عرض کیا کہ ان کے پاس Covid سے پہلے کا ڈیٹا ہے جس کے مطابق پچاس سے پچپن فیصد لوگ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

شعبہ ایڈیشنل مال

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ وہ تمام چندہ دہندگان کی فہرست میں بقایاداران کی علیحدہ لسٹ بناتے ہیں، اسی طرح ایسے لوگ جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ باشرح چندہ ادا نہیں کر رہے، ان کو شارٹ لسٹ کرتے ہیں اور پھر یہ فہرست متعلقہ جماعتوں کے ایڈیشنل سیکرٹریانِ مال، مبلغین اور صدرانِ جماعت کو بھجواتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ان کوششوں کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ جو لوگ باشرح چندہ ادا نہیں کرتے، ان میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ کے لوکل جماعتوں میں ایڈیشنل سیکرٹریانِ مال فعال ہوں تو آپ اپنے ٹارگٹ کا کم سے کم 30 فیصد حاصل کر سکتے ہیں۔

محاسب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محاسب سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں؟ اس پر محاسب نے عرض کیا کہ وہ ہر ماہ اکاؤنٹس چیک کرتے ہیں۔ اسی طرح سہ ماہی اور سالانہ حسابات بھی چیک کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ ریٹائر ہو چکے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسکا مطلب ہے کہ آپ کے پاس تو اکاؤنٹس چیک کرنے کیلئے کافی وقت ہوتا ہوگا۔ محاسب نے عرض کیا کہ جی حضور۔ اسی طرح ہم لوکل محاسبین کو بھی متحرک کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے عرض کیا کہ ہر شعبہ اپنے منظور شدہ بجٹ کے مطابق ہی اخراجات کرتا ہے۔ اگر بجٹ منظور شدہ نہیں تو اخراجات بھی نہیں ہوں گے۔ یہ امیر صاحب کی ہدایت ہے۔ اس پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے جو منظور شدہ بجٹ ہے اسی کے مطابق اخراجات ہوں گے۔

شعبہ صنعت وتجارت

بعد ازاں سیکرٹری صنعت وتجارت نے اپنا تعارف کروایا اور عرض کیا کہ ہمارا شعبہ بنیادی طور پر لوگوں کو ملازمت دلوانے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں پر کافی رفیوجیز ہیں اور ان کے پاس ملازمتیں بھی نہیں ہیں۔ آپ اس حوالہ سے کوئی کام کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم اس پر کام شروع کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوکل سیکرٹریان کو فعال کریں گے تو کام ہوگا۔

سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم کینیڈا کے شعبہ صنعت وتجارت کے ساتھ مل کر کوشش کر رہے ہیں تمام پروفیشنلز کو ایک دوسرے کے ساتھ connect کر دیا جائے تا کہ وہ دیگر احمدیوں کو بھی گائیڈ لائنز دے سکیں اور نوکریوں کے مواقع مہیا کر سکیں۔ جب یہ پروفیشنلز ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ میں ہوں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر ہوں گے تو دیگر احمدی بھی دیکھ سکیں گے کہ کون کس کمپنی میں کام کرتا ہے۔ اس طرح لوگوں کی مدد کی جاسکے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا یہاں امریکہ میں cottage industry کو شروع کیا جاسکتا ہے؟ اس سے خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے پاس کوئی خاص skill نہیں ہے، انہیں کچھ سکھا کر کام دیا جا سکے۔

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ان کو اس کے بارہ میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ اس حوالہ سے سوچا جاسکتا ہے۔

شعبہ اشاعت

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے دریافت فرمایا کہ آپ اخبارات وغیرہ میں آرٹیکل لکھا کرتے تھے، وہ لکھنا بند کر دیے ہیں؟

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جماعت کے میگزین کی باقاعدہ اشاعت ہوتی ہے؟

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ جماعتی

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

COAT-PANT, SHERWANI, VASE COAT
SALWAR KAMEEZ, LADIES COAT
عمدہ کوالٹی کے کپڑے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں

Gentelman Tailors
Civil Line Road, Near Four Story
Qadian - 143516 Dist. Gurdaspur, PUNJAB
Tayyab : 9779827028 Sadiq : 9041515164

میگزین 'سن رائز' باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 'دی مسلم سن رائز' میں لوگوں کی نفسیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف آرٹیکلز دینے چاہئیں۔ صرف scholarly مضامین ہی نہ ہوں بلکہ ہر طبقہ کو ذہن میں رکھ کر آرٹیکل دیں تا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے اس میگزین میں دلچسپی لیں اور خاص کر اس کو آن لائن پبلش کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اس طرح آپ کو پتا چلے گا کہ آپ کی readership کتنی ہے اور ملک کے کس حصہ سے کتنے لوگ آپکا میگزین پڑھتے ہیں اور کس قسم کے لوگ یہ میگزین پڑھ رہے ہیں۔ اس طریق سے آپ معلومات اکٹھی کر سکتے ہیں اور پھر ان معلومات کے مطابق میگزین میں بھی تبدیلی لے کر آ سکتے ہیں۔ پھر سوشل میڈیا والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ آپ سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنی readership کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم نے مقامی طور پر کوئی کتاب شائع نہیں کی تاہم بعض کتب تیار کر کے لندن بھجوائی ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ قرآن کریم کی Hard-cover Binding کی بجائے Soft-cover Binding کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟ ابھی حال ہی میں آپ نے قرآن کریم کی دس ہزار کاپیوں کا آرڈر کیا تھا۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم جیلوں میں قرآن کریم رکھوا رہے ہیں۔ وہاں cover-soft binding والا ہی دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ملک غلام فرید صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ والے قرآن کریم کی 2 ہزار کاپیاں بچی ہیں۔ کافی تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اس وقت ان کے پاس معین معلومات نہیں ہیں کہ کتنی جیلوں میں بھجوایا جا چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو کتب وغیرہ مرکز سے آرڈر کرتے ہیں اسکا سٹاک کس کے پاس ہوتا ہے؟ کون اسکو manage کرتا ہے؟

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہمارے پاس بک سٹور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جیلوں میں بھجوانے کے علاوہ ہم اس قرآن کریم کو تبلیغ کیلئے بھی استعمال کر رہے ہیں اور یونیورسٹیز میں طلبہ میں بھی یہ قرآن کریم کافی مقبول ہے اور وہاں کافی فروخت ہوا ہے۔ تقریباً ہفتہ میں سو کاپیاں فروخت ہو جاتی ہیں بلکہ جب آن لائن فروخت کرتے ہیں تو سٹاک ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہماری ریٹنگ کافی نیچے آ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ کو لگے کہ سٹاک ختم ہونے والا ہے تو آپ کو مرکز کو اسی وقت بتانا چاہیے۔ کم از کم دو ماہ قبل مرکز کو بتایا کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے وکیل التصنیف صاحب کے ساتھ اس حوالہ سے میٹنگ کی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کتب کی اشاعت اور ترسیل کا تعلق وکیل التصنیف سے نہیں ہے۔ اس کیلئے آپ کو ایڈیشنل وکیل الاشاعت کو لکھنا پڑے گا۔ وکیل التصنیف صاحب کا کام مختلف ہے۔ ان کا کام ہے کہ کتب کے تراجم کیے جائیں، کتب تیار کی جائیں۔ اسکے بعد یہ کتب وکیل الاشاعت کے پاس جاتی ہیں۔ وہ اس کی پرنٹنگ کرواتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ مولوی شیر علی صاحبؓ کے ترجمہ والے قرآن کریم کے علاوہ short commentary از ملک غلام فرید صاحبؓ کی بھی ڈیمانڈ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فی الحال غلام فرید صاحب والا شائع نہیں ہو رہا، صرف مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ تفسیری نوٹس تو مولوی شیر علی صاحب والے قرآن کریم میں بھی ہیں۔ ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ میں تفصیلی تفسیری نوٹس ہیں لیکن مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ میں بھی مختصر تفسیری نوٹس موجود ہیں۔ ان میں زیادہ فرق تو نہیں ہے۔

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ پہلے مولوی شیر علی صاحب والا ترجمہ میسر نہیں تھا تو ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی فروخت ہو رہا تھا۔ اس لیے وہ کافی مقبول ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو آپ کے پاس مولوی شیر علی صاحب والے ترجمہ کی پانچ ہزار کاپیاں سٹاک میں موجود ہیں، اسی طرح ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی دو ہزار کاپیاں موجود ہیں۔ کل 7 ہزار کاپیاں ہیں۔ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ کب سٹاک ختم ہونے والا ہے۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ اب ملک غلام فرید صاحب والے ترجمہ کی زیادہ ڈیمانڈ ہے۔ جماعت کے اندر وہ زیادہ تیزی سے فروخت ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ ہے یا ملک غلام فرید صاحب کا ہے۔ آپ لوگوں کو بتائیں کہ یہ تفسیری ترجمہ ہے تو لوگ خریدیں گے۔ لوگوں کو تو علم ہی نہیں ہے کہ مولوی شیر علی صاحب کون تھے اور ملک غلام فرید صاحب کون تھے۔ یہ تو آپ پر منحصر ہے کہ آپ یا آپ کی ٹیم کتب فروخت کرنے میں کتنی ماہر ہے۔ میرا نہیں خیال کہ لوگ خاص طور پر ملک غلام فرید صاحب والا تفسیری ترجمہ ہی چاہتے ہیں۔ وہ تو صرف انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس چاہتے ہیں۔ لوگوں کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ترجمہ کس نے کیا ہے، لوگوں کو تو صرف یہ ہوتا ہے کہ ترجمہ ہونا چاہیے یا تفسیری نوٹس ہونے چاہئیں۔

انصار اللہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس انصار اللہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سال آپ کا تحریکِ جدید کا ٹارگٹ 1.7 ملین اور وقفِ جدید کا 1.5 ملین ہونا چاہیے۔

خدام الاحمدیہ

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا تحریکِ جدید کا ٹارگٹ 1.2 ملین اور وقفِ جدید کا 1.1 ملین ہے۔

شعبہ آڈٹ

بعد ازاں آڈیٹر نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ انہوں نے حال ہی میں جولائی میں یہ شعبہ سنبھالا ہے۔ میں نے سابقہ آڈیٹر کے ساتھ میٹنگز کی ہیں۔ ان سے چارج لیا ہے اور گذشتہ سالوں کی رپورٹس حاصل کی ہیں۔ آڈٹ کے سافٹ ویئر کو سمجھا ہے۔

نائب امراء

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نائب امیر برائے ویسٹ کوسٹ نے عرض کیا کہ ویسٹ کوسٹ میں پانچ states میں دس جماعتیں ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے نائب امیر صاحب سے استفسار فرمایا کہ باقاعدہ purpose-built مساجد کتنی ہیں؟ کتنی ہیں جو باقاعدہ purpose-built ہیں اور کتنی ہیں جن کو مسجد کی بلڈنگ میں تبدیل کیا گیا ہے؟

اس پر نائب امیر صاحب نے عرض کیا کہ کم و بیش 55 مساجد ہیں۔ لیکن معین تعداد کا علم نہیں ہے کہ اس میں سے کتنی باقاعدہ purpose-built ہیں اور کتنی کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس پر عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ باقاعدہ Purpose-built مساجد کی تعداد 18 ہے۔ بعد ازاں نائب امیر نے عرض کیا کہ اب اگلا پراجیکٹ زائن مسجد میں مینارے کی تعمیر ہے۔ اس کی approval مل چکی ہے۔ ان شاء اللہ اگلے سال کے اندر اندر اس پراجیکٹ کو بھی مکمل کر لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر نائب امیر نے عرض کیا کہ مساجد کی تعمیر وغیرہ کیلئے کوئی fixed بجٹ تو نہیں ہوتا۔ نیشنل عاملہ سے پراجیکٹ کی منظوری ہوتی ہے اور اسکے بعد اس پر کارروائی شروع ہوتی ہے۔ ہر سال کوئی معین بجٹ نہیں ہوتا کہ اتنا بجٹ خرچ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے آپ کو ٹارگٹ مقرر کرنا چاہیے کہ اتنی بلڈنگز خریدنی ہیں، یا بنانی ہیں۔ اسکے بعد رقم جمع کرنی چاہیے۔ ورنہ آپ اپنا ہدف حاصل نہیں کر پائیں گے۔ پہلے مقرر کر لیں کہ ہم نے ہر سال دو یا تین مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ پھر آپ کو پتا ہوگا کہ اس کیلئے چھ ملین، سات ملین، آٹھ ملین یا نو ملین ڈالرز کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح آپ اپنا ٹارگٹ مقرر کر لیں اور اس کے مطابق فنڈز کیلئے اپیل کریں۔

شعبہ جائیداد

بعد ازاں سیکرٹری جائیداد نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ ہماری 106 پراپرٹیز ہیں۔ اس کے علاوہ 43 پراپرٹیز کرایہ پر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ کرایہ کی پراپرٹیز کا کل سالانہ کرایہ 7 لاکھ 81 ہزار ڈالرز ہے۔ ان میں 23 مشنریز واقفینِ زندگی کے مکانات ہیں۔ 13 نماز سنٹرز ہیں۔ 7 ہال ہیں جو مختلف اوقات میں عید یا دیگر پروگراموں کیلئے لیے جاتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ ان تمام پراپرٹیز کی maintenance کا سالانہ بجٹ 1.8 ملین ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ 150 نمازیوں کی مسجد تعمیر کرنے پر دو سے تین ملین کے قریب اخراجات ہوں گے۔ لیکن علاقہ پر بھی منحصر ہوتا ہے کہ کس علاقہ میں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض اوقات نئی developments ہوتی ہیں، وہاں بھی بنی بنائی عمارت مسجد کیلئے خریدی جا سکتی ہے۔ اس پر تحقیق کریں کہ اگر باقاعدہ زمین خرید کر اس پر مسجد تعمیر کی جائے تو کتنے اخراجات آتے ہیں اور اس طرح کی developement میں بنی بنائی عمارت خریدی جائے تو اس پر کیا اخراجات آئیں گے۔ اسی طرح بڑے شہروں کے مضافاتی علاقوں میں بعض اوقات نئی developement ہونی ہوتی ہے۔ آپ وہاں بھی جگہ خرید سکتے ہیں۔

اسکے بعد ایک نیشنل عاملہ کے ممبر نے امریکہ میں حفظ القرآن سکول کھولنے کیلئے اجازت کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سارا منصوبہ بنا کر پیش کریں۔ اگر ممکن ہوا اور جگہ ہوئی تو ضرور کھولیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے یو۔کے میں بھی حفظ کلاس شروع کی ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کیلئے بھی عائشہ کلاس شروع کی ہے۔ اگر آپ بھی شروع کریں تو مجھے خوشی ہوگی۔ سارا منصوبہ بنا کر نیشنل لیول پر رکھیں۔

یہ میٹنگ 7 بجکر 30 منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر مجلس عاملہ کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096
طالبِ دعا: شیخ اسحٰق، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2022 از صفحہ 1

کامل و مکمل ہونے کے حوالہ سے قرآنی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کرنے کے بعد پردہ کی ضرورت واہمیت پر ایک واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ چنڈی گڑھ میں ایک صحافیہ نے مجھ سے سوال کیا کہ حجاب کی کیا ضرورت ہے؟ تو مَیں نے اُس سے سوال کیا کہ آپ نے اتنا لمبا گرم کوٹ اور گرم چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے؟ اس نے جواب دیا، سردی سے بچنے کیلئے۔ مَیں نے اُسے کہا جس طرح آپ کو سردی سے بچنے کیلئے گرم چادر اور لمبا کوٹ پہننے کی ضرورت ہے اسی طرح ایک مسلم خاتون گندی اور ناپاک نظروں سے بچنے کیلئے پردہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ پھر اس میں اعتراض کیا ہے؟ الحمدللہ اس جواب سے وہ مطمئن ہوگئیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ یعنی حیا ایمان میں سے ہے۔ جب شرم وحیا ختم ہوجاتی ہے اور مرد و عورت میں بلا روک ٹوک میل ملاپ ہوتو پھر فحاشیت وبائی بیماری کی طرح پھیلتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنی جب حیا اُٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔ فارسی میں مثل مشہور ہے کہ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔ اسلام نے بے حیائی اور فحاشی کے سدباب کیلئے مؤمن مرد اور عورت کو غض بصر کا حکم دیا ہے۔ پھر بھی اسلامی حجاب کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ حقیقی مسلمان ان اعتراضات سے کبھی متاثر نہ ہوں گے ان شاء اللہ۔ ہمارے خالق حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو معاشرہ میں صحیح طور پر روحانی اور جسمانی کردار ادا کرنے کیلئے کچھ سنہرے اصول تجویز فرمائے ہیں۔ یہ اصول تکلیف کیلئے نہیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى (طٰہٰ:3) یعنی ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تُو دکھ میں مبتلا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کیلئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے...... ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہوکر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 341)

نامحرم عورتوں کو آزادی سے دیکھنے کے خطرات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کیلئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اسکی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ النور، جلد 6، صفحہ 94)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

’’مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو کھولنے کی مزید ضرورت ہے کیونکہ بعض خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی بہت سے ایسے ہیں جو اس حکم کی اہمیت کو یعنی پردے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے کیا صرف پردہ ہی ضروری ہے؟ کیا اسلام کی ترقی کا انحصار صرف پردہ پر ہی ہے؟ کئی لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ فرسودہ باتیں ہیں، پرانی باتیں ہیں۔ اور ان میں نہیں پڑنا چاہئے، زمانے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ گو جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت معمولی ہے لیکن زمانے کی رَو میں بہنے کے خوف سے دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اس معمولی چیز کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کو میرا ایک جواب یہ ہے کہ جس کام کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور اس کامل اور مکمل کتاب میں اس بارہ میں احکام آ گئے ہیں اور جن اوامر و نواہی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ ہمیں بتا چکے ہیں کہ یہ صحیح اسلامی تعلیم ہے تو اب اسلام اور احمدیت کی ترقی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ چاہے اسے چھوٹی سمجھیں یا نہ سمجھیں اور یہ آخری شرعی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری ہے اس کی تعلیم کبھی فرسودہ اور پرانی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے جن کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور استغفار کریں...... تو مردوں کیلئے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہوجاتا ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 30 جنوری 2004ء خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 85)

دوسری تقریر: اسکے بعد مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے ’’نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کی فضیلت واہمیت کے متعلق جو احکامات بیان فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز قائم کرنے والوں کو اللہ نے عظیم الشان بشارات سے نوازا ہے، ان کیلئے بڑے بڑے انعامات کا وعدہ ہے اور اس میں سستی اختیار کرنے والوں کیلئے اللہ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ نماز متقیوں کی نشانی ہے کیونکہ متقی ہی دراصل نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز وقت پر ادا کی جانے والی سب سے اہم عبادت ہے۔ نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ نماز سے اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری اور اسکے احکام کی بجا آوری اور اسکی راہ میں مالی قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ نماز خدا کو یاد کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اور مومن نماز قائم کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر قائم ہے ان میں دوسرا اہم رکن نماز ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ آپ ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ آپ کی امت نماز پر کاربند ہوجائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:

’’نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز با جماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اسکے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 105، مطبوعہ قادیان 2004)

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ:

☆ حضرت ابو اُمامہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ قرآن کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع بن کر آئے گا۔ (صحیح مسلم)

☆ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔ (صحیح بخاری)

☆ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جسکے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ (سینہ) ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔‘‘

(روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13)

تیسری تقریر: اجلاس کی تیسری تقریر مکرم پی. ایم. محمد رشید صاحب ناظر بیت المال خرچ و وکیل المال تحریک جدید قادیان نے ’’اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات‘‘ کے عنوان پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام نے بنی نوع انسان کے سامنے مادہ پرست لوگوں کے نظریہ سے بالکل برعکس ایک اچھوتا مالی نظام پیش کیا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ یہ نظام کسی انسان یا تنظیم کے غور وفکر کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس نظام کو پیش کرنے والا علیم وخبیر عالم الغیب خدا ہے جس کے پاس آسمان اور زمین کے خزانے ہیں لیکن مادہ پرست دنیا اس حقیقت سے بالکل نا آشنا ہے۔ آجکل دنیا کے ہر گوشے سے، بینکوں یا ان سے منسلکہ دیگر سوسائٹیوں بلکہ ہر کس وناکس کی طرف سے بچت، بچت کی تحریک اور آواز بلند ہورہی ہے گویا ان کے نزدیک مال کو سنبھال سنبھال کر رکھنا مالی وسعت کا نام ہے۔ لیکن اسلام اس نظریے کو یکسر رد کرتا ہے اور مالی وسعت اور حقیقی بچت کا راز بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (البقرہ:262)

اللہ تعالیٰ نے صرف مؤمنین کو ہی یہ اعزاز بخشا ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ لیں اور یہ مؤمنین کا ایک منفرد مقام ومرتبہ ہے کہ صرف انہیں سے اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کا مطالبہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو قابل رشک وجود قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا (بخاری) دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیرالدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہوار چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہوجائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 313-314)

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رو سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے متعارف ہونے کیلئے آپ کی جملہ کتب کا مطالعہ ضروری ہے جو ہر شخص کیلئے ممکن نہیں۔ محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم آف ربوہ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ جملہ کتب کا مطالعہ کر کے مختلف عناوین کے تحت آپ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو اس کتاب میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں آپ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو بیان کرتی ہے وہاں آپ کے معجزات اور پیشگوئیوں کو بھی پیش کرتی ہے۔ نظارت نشر واشاعت قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کو ایک جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے۔ امید ہے یہ کتاب طالبان حق کی تشنگی کو دُور کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دَور میں باغی مرتدین کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 / جولائی 2022 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے جنگ ذات السلاسل کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جنگ محرم الحرام 12 ہجری میں ہوئی۔ یہ جنگ تین ناموں سے معروف ہے۔ جنگِ ذات السلاسل، جنگِ کاظمہ اور جنگِ حَفِیر۔ اس جنگ کو ذاتُ السَّلَاسِل یعنی زنجیروں والی جنگ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عربی میں سلسلة زنجیر کو کہتے ہیں جسکی جمع سلاسل ہے۔ کیونکہ اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپکو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تا کہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے۔ جنگِ ذات السلاسل کی اس روایت کو بعض مؤرخین تسلیم نہیں کرتے۔ یہ جنگ مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان کَاظِمَہ مقام کے قریب لڑی گئی تھی اسلئے اسے جنگِ کاظمہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ کاظمہ بصرہ سے بحرین جاتے ہوئے بحر سیف البحر پر ایک بستی ہے۔

سوال جنگِ ذات السلاسل کو حفیر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حَفِیر علاقہ میں ہونے کی وجہ سے اس جنگ کو جنگِ حفیر بھی کہا جاتا ہے۔

سوال مسلمانوں اور ایرانیوں کی طرف سے ذاتُ السَّلَاسِل جنگ کے سپہ سالار کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کی طرف سے اس جنگ کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ تھے اور ایرانیوں کی جانب سے سپہ سالار کا نام ہُرمز تھا۔ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔

سوال عرب کے لوگ کسی شخص کی خباثت کا ذکر کرتے ہوئے ہرمز کا نام بطور ضرب المثل کیوں استعمال کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عربوں میں اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کیونکہ وہ ان عربوں پر تمام سرحدی امراء سے زیادہ سختی اور ظلم کرتا تھا۔ عربوں کی نفرت اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ وہ کسی شخص کی خباثت کا ذکر کرتے ہوئے ہُرمُز کا نام بطور ضرب المثل لینے لگے تھے۔ چنانچہ کہتے تھے کہ فلاں شخص تو ہُرمُز سے بھی زیادہ خبیث ہے۔ فلاں ہُرمُز سے بھی زیادہ بدفطرت اور بدطینت ہے۔ فلاں شخص ہُرمُز سے بھی زیادہ احسان فراموش ہے۔

سوال حضرت خالد بن ولیدؓ نے یمامہ سے روانگی سے قبل ہُرمُز کو کیا خط لکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن ولیدؓ نے ہُرمُز کو لکھا کہ اَمَّا بَعد! فرمانبرداری اختیار کرلو، تم محفوظ رہو گے یا اپنی اور اپنی قوم کیلئے حفاظت کی ضمانت حاصل کرلو اور جزیہ دینے کا اقرار کرو ورنہ تم بجز اپنے آپکے کسی اَور کو ملامت نہیں کرسکو گے۔ میں تمہارے مقابلے کیلئے ایسی قوم کو لایا ہوں جو موت کو یوں پسند کرتی ہے جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

سوال جب حضرت خالدؓ کا خط ہُرمُز کے پاس پہنچا تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالدؓ کا خط ہُرمُز کے پاس پہنچا تو اس نے اردشیر شاہِ کسریٰ کو اسکی اطلاع دی اور اپنی فوجیں جمع کیں اور ایک تیز رَو دستے کو لے کر فوراً حضرت خالدؓ کے مقابلے کیلئے کاظمہ پہنچا اور مگر اس نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو وہاں نہ پایا اور اسکو یہ اطلاع ملی کہ مسلمانوں کا لشکر حَفِیر میں جمع ہو رہا ہے۔ اس لیے پلٹ کر حفیر کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچتے ہی اپنی فوج کی صف آرائی کی۔ ہُرمُز نے اپنے دائیں بائیں دو بھائیوں کو مقرر کیا۔ ان میں سے ایک کا نام قُبَاذ اور دوسرے کا نام اَنُوشَجَان تھا۔ ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔

سوال جب حضرت خالدؓ کو ہُرمُز کے حفیر پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپؓ کہاں گئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالدؓ کو ہُرمُز کے حفیر پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپ اپنے لشکر کو لے کر کاظمہ کی طرف مڑ گئے۔

سوال جب ہرمز کو پتا چلا کہ حضرت خالد کاظمہ میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں تو اس نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہُرمُز فوراً کاظمہ کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پڑاؤ کیا۔ ہُرمُز اور اس کے لشکر نے صف آرائی کی اور پانی پر ان کا قبضہ تھا۔

سوال ہرمز نے حضرت خالدؓ کیلئے کیا سازش تیار کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہرمُز نے حضرت خالدؓ کیلئے ایک سازش تیار کی۔ اس نے اپنے دفاعی دستے سے کہا کہ مَیں حضرت خالدؓ کو مبارزت کی دعوت دیتا ہوں اور اس دوران کہ مَیں ان کو اپنے ساتھ مصروف رکھوں گا تم لوگ اچانک چپکے سے حضرت خالدؓ پر حملہ کر دینا۔

سوال ہرمز کا قتل حضرت خالدؓ نے کس طرح کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ اور ہُرمُز دونوں میں مقابلہ ہوا۔ دونوں طرف سے وار ہونے لگے۔ اس پر ہُرمُز کے دفاعی دستے نے خیانت سے کام لیتے ہوئے حضرت خالدؓ پر حملہ کر دیا اور انہیں گھیرے میں لے لیا۔ اسکے باوجود حضرت خالدؓ نے ہُرمُز کا کام تمام کر دیا۔

سوال حضرت قَعْقَاعْ بن عَمروؓ نے جب ایرانیوں کی یہ خیانت دیکھی تو کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قَعْقَاعْ بن عَمروؓ نے جیسے ہی ایرانیوں کی یہ خیانت دیکھی تو ہُرمُز کے دفاعی دستے پر حملہ کر دیا اور انہیں گھیرے میں لے کر موت کی نیند سلا دیا۔ ایرانیوں کو شکستِ فاش ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔ بھاگنے والوں میں قُبَاذ اور اَنُوشَجَان بھی تھے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وہ کون سی پالیسی تھی جو جنگ ذات السلاسل میں مسلمانوں کی فتح کا باعث ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ ذات السلاسل میں مسلمانوں کی فتح کی ایک بڑی وجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ پالیسی بھی تھی جو انہوں نے عراق کے کاشتکاروں کے بارے میں وضع کی تھی اور جس پر خالدؓ نے سختی سے عمل کیا تھا، اس پالیسی کے تحت انہوں نے کاشتکاروں سے مطلق تعرض نہ کیا جہاں جہاں وہ آباد تھے انہیں وہیں رہنے دیا اور جزیہ کی معمولی رقم کے سوا اَور کسی قسم کا تاوان یا ٹیکس ان سے وصول نہ کیا۔

سوال اس جنگ میں کیا کیا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ کے اختتام پر ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر زنجیریں بھی تھیں۔ ان کا وزن ایک ہزار رَطَل تھا یعنی زنجیروں کا تقریباً تین سو پچھتر کلو۔ جو مالِ غنیمت حضرت ابوبکرؓ کی طرف بھیجا گیا اس میں ہُرمُز کی ایک ٹوپی بھی تھی جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی اور وہ جواہرات سے مرصّع تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ ٹوپی حضرت خالد بن ولیدؓ کو عطا فرما دی تھی۔ حضرت خالدؓ نے فتح کی خوشخبری، مال غنیمت میں سے خُمس اور ایک ہاتھی مدینہ روانہ کیا اور ہر طرف اسلامی لشکر کی فتح کا اعلان کر دیا۔

سوال حضور انور نے جنگ اُبُلَّہ کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنگ اُبُلَّہ کا ذکر ہے جو بارہ ہجری میں لڑی گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو ہدایت کی تھی کہ وہ عراق میں جنگ کا آغاز اُبُلَّہ سے کریں جو خلیج فارس پر ایک سرحدی مقام تھا۔ ہندوستان اور سندھ کو جو تجارتی قافلے عراق سے آتے تھے سب سے پہلے اُبُلَّہ میں قیام کرتے تھے۔

سوال معرکہ ذَاتُ السَّلَاسِل میں شامل ہونے والے سوار اور پیدل کو کتنا حصہ دیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: معرکہ ذَاتُ السَّلَاسِل میں جنگ میں شامل ہونے والے سوار کو ایک ہزار درہم کا حصہ دیا گیا اور پیدل کو اسکا ایک تہائی دیا گیا۔

سوال جنگ کاظمہ دوررَس نتائج کی حامل کس طرح ثابت ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ کَاظِمَہ دوررَس نتائج کی حامل ثابت ہوئی۔ اس لڑائی نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اور انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ ایرانی جن کی سطوت کا شہرہ ایک عرصہ سے سننے میں آرہا تھا اپنی پوری طاقت کے باوجود ان کی معمولی فوج کے مقابلے میں بھی نہ ٹھہر سکے۔ اس جنگ میں مالِ غنیمت کی جو مقدار ان کے ہاتھ لگی اس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

سوال جنگ اُبُلّہ کی فتح کے بعد عام رعایا کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس فتح کے بعد عام رعایا سے بے حد نرمی کا سلوک کیا گیا۔ کاشتکاروں اور ان تمام لوگوں کو بغیر کسی قسم کی تکلیف پہنچائے جزیہ کی ادائیگی پر آمادہ کر دیا گیا اور انہیں ان کی زمینوں اور جگہوں پر برقرار رکھا گیا۔ ان ابتدائی امور سے فراغت حاصل کر کے حضرت خالدؓ نے مفتوحہ علاقے کے نظم ونسق کی طرف توجہ کی۔

سوال جنگ ابلہ کے معاملات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولید کس کی جستجو میں لگ گئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس جنگ کے بعد کے معاملات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ دشمن کی نقل وحرکت کی خبروں کی جستجو میں لگ گئے۔ تا کہ دیکھیں دشمن کی کیا موومنٹ ہے۔ وہ دوبارہ اسلام کے خلاف اکٹھے تو نہیں ہو رہے؟

سوال حضور انور نے جنگ ولجہ کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ وَلَجَہ صفر بارہ ہجری میں ہوئی۔ وَلَجَہ کَسکَر کے قریب خشکی کا علاقہ ہے۔ جنگ مَذار میں ایرانیوں کو جس شرمناک شکست کا سامان کرنا پڑا کہ اس میں ان کے بڑے بڑے سردار بھی مارے گئے تھے۔

سوال ایرانیوں کی شرمناک شکست پر ایرانی شہنشاہ نے کیا منصوبہ بندی کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پر ایرانی شہنشاہ نے ایک اَور حکمت عملی طے کرتے ہوئے اَور زیادہ تیاری کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ چنانچہ ایرانی حکومت نے عراق میں بسنے والے عیسائیوں کے ایک بہت بڑے قبیلہ بَکْر بن وَائِل کے سرکردہ لوگوں کو دربارِ ایران میں بلایا اور ان کو مسلمانوں کے ساتھ لڑنے پر آمادہ کر کے ایک لشکر ترتیب دیا اور اس لشکر کی قیادت ایک مشہور شہسوار اَنْدَرْزَغَر کے ہاتھ میں دی اور یہ لشکر وَلَجَہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

سوال جب خالد بن ولید کو فارسی فوج کے وجد میں جمع ہونے کی خبر ملی تو آپؓ نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالد بن ولیدؓ کو فارسی فوج کے وَلَجَہ میں جمع ہونے کی خبر ملی اس وقت آپؓ بصرہ کے قریب تھے۔ آپؓ نے مناسب سمجھا کہ فارسی فوج پر تین جہات سے حملہ کریں تا کہ ان کی جمعیت منتشر ہو جائے اور اس طرح اچانک حملے سے فارسی فوج پریشانی کا شکار ہو جائے۔

سوال اَمْغِیْشِیَا کی فتح کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالدؓ اُلَّیس کی فتح سے فارغ ہو گئے تو آپ نے تیاری کی اور اَمْغِیْشِیَا آئے مگر آپؓ کے آنے سے قبل ہی وہاں کے باشندے جلدی سے بستی چھوڑ کر بھاگ گئے اور سَوَاد میں منتشر ہو گئے۔ عراق میں وہ بستیاں جن کو مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فتح کیا تو وہاں کھیتوں میں سرسبزی کی وجہ سے اسے سَوَاد کا نام دیا گیا۔ حضرت خالدؓ نے اَمْغِیْشِیَا اور اسکے قرب وجوار میں جو کچھ بھی تھا اسے منہدم کرنے کا حکم دیا۔ اَمْغِیْشِیَا حِیرَہ کے برابر کا شہر تھا۔

سوال مسلمانوں کو اَمْغِیْشِیَا سے کس قدر مال غنیمت حاصل ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کو اَمْغِیْشِیَا سے اس قدر مال غنیمت حاصل ہوا کہ ذات السلاسل سے لے کر اب تک کسی جنگ میں حاصل نہیں ہوا تھا۔ ☆☆☆

جہاں دنیا اپنے پیسے کھیل کود میں ضائع کر رہی ہوتی ہے

وہاں احمدی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے، اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے پیسے کا استعمال کر رہا ہوتا ہے

کیونکہ آج اس کو یہ فہم اور ادراک ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہی اسکی بہتری اور بھلائی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 / جولائی 2005 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جماعت احمدیہ کا کیا ردعمل رہا جب کہیں ظلم وستم کا بازار گرم ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس سے بیزاری، نفرت اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ اسلام تو انسانیت کی اقدار قائم کرنے کیلئے آیا تھا، نہ کہ معصوموں کی جانیں لینے کیلئے۔

سوال ہر احمدی کا کیا فرض بنتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اندر تبدیلیوں کے ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دنیا کو بھی آگاہ کرے، دنیا کو بھی بتائے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ کے دوران افریقہ میں کتنی مساجد کا افتتاح فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس دورے کے دوران افریقہ کے ممالک میں چار مساجد کا سنگ بنیاد رکھا اور چھ نئی مساجد کا افتتاح ہوا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا میں کتنی مسجدوں کی سنگ بنیاد رکھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے۔

سوال کنیڈا کی مسجد کا کیا نام ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کنیڈا کی مسجد کا نام بیت الرحمن رکھا گیا ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کی قربانیوں کے نظارے کس طرح کے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جہاں دنیا اپنے پیسے کھیل کود میں ضائع کر رہی ہوتی ہے، وہاں احمدی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے، اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے پیسے کا استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ آج اس کو یہ فہم اور ادراک ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہی اس کی بہتری اور بھلائی ہے۔

سوال اگر خدا کی راہ میں پیسہ خرچ کیا جائے تو اس کا کیا اجر ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا کی راہ میں خرچ کئے ہوئے پیسے کے ضائع ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ لوٹاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خرچ کیا جا رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ادھار نہیں رکھتا۔ اور نہ صرف ادھار نہیں رکھتا بلکہ کئی گنا بڑھا کر احسان کر کے دیتا ہے۔

سوال جماعت میں دوروں کی وجہ سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت میں دوروں کی وجہ سے ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ یہ ترقی خواہ تربیتی لحاظ سے ہو، مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لحاظ سے ہو یا تبلیغی میدان میں ہو۔

سوال دنیا کو خدا کی طرف لانے اور امن قائم کرنے کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا کو خدا کی طرف لانے کیلئے، دنیا میں امن قائم رکھنے کیلئے، یہ انتہائی ضروری ہے کہ اسلام کی وہ خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دی ہے اور وہ خوبصورت تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائی ہے، اس کو نہ صرف اپنے پر لاگو کریں، اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، بلکہ دنیا کو بھی اس سے روشناس کرائیں۔

سوال کنیڈا میں جو جماعت نے دو سنٹرز خریدے ہیں اسکی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کینیڈا کی جماعت نے دو سنٹرز خریدے ہیں جہاں بڑی اچھی مضبوط عمارتیں بنی ہوئی ہیں بلکہ ایک جگہ Darham میں تو ایک چھوٹا سا قلعہ نما گھر بنا ہوا ہے۔ کسی ہالینڈ کے باشندے نے بنایا تھا۔ اور اسکے بعد اس نے دے دیا۔ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے اور اسکے ساتھ رقبہ بھی تقریباً سترہ، اٹھارہ ایکڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کے پیسے کو، قربانی کرنے والوں کے پیسے کو، اس طرح برکت دی ہے اور ان سے اس طرح استعمال کرواتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ یہ قلعہ نما گھر جو ہے، 18 ایکڑ زمین کے ساتھ یہ تقریباً ایک ملین ڈالر کا خریدا گیا ہے اور اسکا خرچ بھی صرف ایک آدمی نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسے مخلص دوست دیئے ہیں جو خرچ برداشت کرتے ہیں۔

سوال حضور انور نے کیلگری شہر (کینیڈا) کی مسجد کی سنگ بنیاد کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر کیلگری کینیڈا کا ایک بڑا شہر ہے۔ یہاں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگ بنیاد کے وقت ایک بڑی اچھی تقریب ہوئی اور ان کے ممبر آف پارلیمنٹ اور شہر کے معززین دوست آئے، بلکہ صوبے کے گورنر بھی آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح وینکوور میں بھی دوست، معززین اور پارلیمنٹ ممبران آئے ہوئے تھے۔ کینیڈا میں عموماً جماعت کا ایک اچھا اثر قائم ہے اور ان دونوں شہروں میں بھی باقی کینیڈا کی طرح جماعت کا بڑا اچھا اثر قائم ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کس قسم کا مال خرچ کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اپنی پسندیدہ چیزیں، اپنی محبوب چیزیں خرچ کرو۔ جیسا کہ فرماتا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران) یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کیلئے خرچ نہ کرو۔

سوال اگر آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرو گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کو کیا عطا فرمائے گا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں جب مال بے انتہا عزیز ہو چکا ہے یا اس کو جمع کرنے کا شوق ہے یا نفسانی لذات کی خاطر خرچ کرنے کا شوق ہے۔ تو اس زمانے میں جو مال تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والا ہوگا۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو جو اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ ہدایت پر قائم رکھتا ہے۔

سوال مالی قربانیوں کے متعلق حضور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی مرد، عورت، بچہ، بوڑھا اپنی عبادتوں کے ساتھ، اپنی مالی قربانیوں کو بھی زندہ رکھے گا، تو انشاء اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہوگا، اسکی رضا حاصل کرنے والا ہوگا اور کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گا۔ اس کے مال میں بھی برکت پڑے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور اس کی اولاد میں بھی برکت پڑے گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے U.K کی مالی قربانیوں کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مالی قربانیوں کے ضمن میں U.K. جماعت کا بھی ذکر کر دوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے U.K. کی جماعت بھی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہے اور ہر آواز پر، ہر تحریک پر، صف اول میں شمار ہونے والوں میں ہے۔ یہاں بھی اخلاص اور نیکیوں میں بڑھنے کے نمونے اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہیں جو ہمیں دوسری احمدی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ خلافت سے محبت و عشق ان میں بھی کم نہیں، جس کے نظارے ہمیں مختلف اوقات میں، مختلف جگہوں پر نظر آتے ہیں۔

سوال کینیڈا میں لجنہ کی سیکرٹری مال کی حضور انور سے کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کینیڈا میں لجنہ کی سیکرٹری مال بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگیں کہ یہاں کی عورتوں کیلئے دعا کریں کہ مختلف تحریکات میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر اپنے زیور پیش کئے ہیں۔ تو مَیں نے ان کو یہی کہا تھا کہ یہی تو ایک احمدی عورت کی خوبصورتی ہے، یہی تو اس کا حسن ہے کہ اپنے ظاہری دنیاوی زینت کے سامان کو، اس کو جس سے وہ محبت کرتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی زینت بنانے کیلئے اور خدا کے گھر کی تعمیر اور زینت کیلئے قربان کر دیتی ہیں اور یہ نظارے ہمیں احمدی دنیا میں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ ☆☆☆

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10837: مَیں ترپ علی ولد مکرم مہر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 25 رمئی 1971ء تاریخ بیعت 1988، ساکن تاپاجولی پاتھر ڈاکخانہ بالیکوری ضلع بارپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 راکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ نصف بیگھا زمین مع رہائشی مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شکور عالم العبد: ترپ علی گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 10838: مَیں نصرت جہاں زوجہ مکرم نجم الانصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 رجنوری 1992 پیدائشی احمدی، ساکن تاپاجولی پاتھر ڈاکخانہ بالیکوری ضلع بارپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 راکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی بصورت ہار 8 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/25,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شکور عالم الامۃ: نصرت جہاں گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 10839: مَیں عبد القادر ولد مکرم فاتک علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت تاریخ پیدائش 1 رمئی 1971 تاریخ بیعت 1988، ساکن بالیکوری ضلع بارپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 راکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 1 بیگھا، فشری زمین 4 بیگھا، رہائشی زمین مع مکان 75 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شکور عالم العبد: عبد القادر گواہ: عبد الرحیم

مسل نمبر 10840: مَیں فضل الاسلام ولد مکرم فضل الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 5 راپریل 1973 تاریخ بیعت 2009، موجودہ پتا: پاسالی پاکیزہ (ہاتی گاؤں) ضلع کامروپ میٹرو، مستقل پتا: اوندولا جھار ڈاکخانہ دھولا ضلع دارانگ صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 راکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بحار الاسلام العبد: فضل الاسلام گواہ: صورت جمال

مسل نمبر 10841: مَیں بلال الرحمٰن ولد مکرم تمیز الدین احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیوٹ ٹیوٹر تاریخ پیدائش 1 رجولائی 1977 تاریخ بیعت 2010، ساکن دکھن گاؤں ڈاکخانہ کاہلی پارا ضلع کامروپ صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 راکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 کٹھا رہائشی زمین مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صورت جمال العبد: بلال الرحمٰن گواہ: رحیم بادشاہ

مسل نمبر 10842: مَیں بحار الاسلام ولد مکرم سمیر الدین احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیوٹر تاریخ پیدائش 13 رجنوری 1969 تاریخ بیعت 2011ء ساکن چندن نگر (کامروپ میٹرو) صوبہ آسام، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 راکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کی رہائشی زمین بیوی کے نام پر ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مہدی الاسلام العبد: بحار الاسلام گواہ: رحیم بادشاہ

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 19 - January - 2022 Issue. 3

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ

حضرت عبداللہ بن حجشؓ،حضرت صالح شقرانؓ،حضرت مالک بن دُخشمؓ،حضرت عکاشہؓ،حضرت خارجہ بن زیدؓ،کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مہدی آباد برکینا فاسو میں 9؍احمدیوں کی افسوس ناک شہادت،شہداء کی بلندیٔ درجات نیز برکینا فاسو کے حالات کیلئے احباب جماعت کو دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13؍جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے گذشتہ خطبے میں بتایا تھا کہ بعض صحابہ کے ذکر کا کچھ حصّہ رہ گیا ہے وہ بیان کروں گا۔آج اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے متعلق پہلے بیان ہوگا۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو اسد سے تھا۔ آپؓ کا قد درمیانہ اور سر کے بال بہت گھنے تھے۔ایک مہم کے موقعے پر آپؓ کو امیر مقرر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ مَیں تم پر ایسے شخص کو امیر مقرر کررہا ہوں جو تم سے بہتر تو نہیں لیکن بھوک اور پیاس کی برداشت میں تم سے زیادہ مضبوط ہے۔ایک روایت کے مطابق اسلام میں سب سے پہلے جھنڈے کی ابتدا حضرت عبداللہ بن جحش نے کی اور سب سے پہلا مالِ غنیمت بھی آپؓ نے تقسیم کیا۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ عبداللہ بن جحشؓ کی سربراہی میں جانے والی ایک مہم کا ذکر فرماتے ہیں۔اس مہم میں مسلمانوں نے شہر حرام میں بامرِ مجبوری قتال کیا تھا۔جب اس بات کی خبر آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ مَیں نے تمہیں شہرِ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی۔اس پر عبداللہ بن جحشؓ اوران کے ساتھی سخت پشیمان ہوئے۔ اورانہوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم خدا اور اس کے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔صحابہ نے بھی ان کو سخت ملامت کی اور کہا کہ تم نے وہ کام کیا جس کا تم کو حکم نہیں دیا گیا تھا اور تم نے شہرِ حرام میں لڑائی کی حالانکہ اس مہم میں تو تم کو مطلقا لڑائی کا حکم نہیں تھا۔بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآنی وحی نازل ہوکر مسلمانوں کی تشفی کا موجب ہوئی اوروہ آیت یہ ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ

یعنی لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہرِ حرام میں لڑنا کیسا ہے؟ تُو ان کو جواب دے کہ بے شک شہرِ حرام میں لڑنا بہت بری بات ہے لیکن شہرِ حرام میں خدا کے دین سے لوگوں کو جبراً روکنا بلکہ شہرِ حرام اور مسجد حرام دونوں کا کفر کرنا یعنی ان کی حرمت کو توڑنا اور پھر حرم کے علاقہ سے اسکے رہنے والوں کو بزور نکالنا جیسا کہ اے مشرکو تم لوگ کررہے ہو یہ سب باتیں خدا کے نزدیک شہرِ حرام میں لڑنے کی نسبت بھی زیادہ بُری ہیں اور یقیناً شہرِ حرام میں ملک کے اندر فتنہ پیدا کرنا اُس قتل سے بدتر ہے جو فتنہ کو روکنے کیلئے کیا جاوے۔اوراے مسلمانو کفار کا تو یہ حال ہے کہ وہ تمہاری عداوت میں اتنے اندھے ہو رہے ہیں کہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئینگے اور وہ اپنی یہ لڑائی جاری رکھیں گے حتی کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں بشرطیکہ وہ اس کی طاقت پائیں۔

حضرت عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار احد کے دن ٹوٹ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جو اُن کے ہاتھ میں تلوار کی طرح ہوگئی۔ ایک موقعے پر حضرت امام شعبی نے بنو اسد کی چھ خوبیاں گنوائیں جس میں تیسرے اور چوتھے نمبر پر اس بات کا ذکر فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلا علَم بنی اسد میں سے ایک شخص عبداللہ بن جحش کو دیا گیا۔نیز بنو اسد کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا مالِ غنیمت بھی عبداللہ بن جحش نے تقسیم کیا۔عبداللہ بن جحش احد کے دن شہید ہوئے تو حضرت زینب بنت خزیمہ آپؓ کے نکاح میں تھیں، ان کی شہادت کے بعد حضور ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کرلی۔

اگلا ذکر حضرت صالح شقرانؓ کا ہے۔بعض کے نزدیک حضرت شقرانؓ اور ام ایمنؓ حضور ﷺ کو اپنے والد کی طرف سے ورثے میں ملے تھے۔غزوہ بدر کے بعد آپؐ نے انہیں آزاد فرمادیا تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جن اشخاص کو آپؐ کو غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں حضرت صالح شقرانؓ بھی شامل تھے۔ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے حضرت شقرانؓ کے صاحبزادے کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی طرف روانہ کیا اور لکھا کہ مَیں تمہاری طرف ایک صالح آدمی کو بھیج رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاں اسکے والد کا جو مقام ہے، اسکے مطابق اس سے سلوک کرنا۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

اگلا ذکر حضرت مالک بن دُخشم کا ہے۔آپؓ کا نام مالک بن دُخیشن یا ابنِ دُخشن بھی بیان ہوا ہے۔سہیل بن عمرو کو قیدی بنانے کے موقعے پر حضرت مالک نے جو اشعار کہے تھے ان میں یہ ذکر ملتا ہے کہ مَیں نے سہیل کو قیدی بنایا اور اسکے بدلے میں کسی قوم کے دوسرے فرد کو قیدی بنانا نہیں چاہتا۔غزوہ احد کے دن مالک بن دُخشم حضرت خارجہ کے پاس سے گذرے انہیں 13؍زخم آئے تھے۔ مالک نے ان سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ محمد ﷺ کو قتل کردیا گیا ہے۔اس پر حضرت خارجہ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے بھی تو اللہ بہر حال زندہ ہے اور وہ نہیں مرے گا۔محمد ﷺ نے اسلام کا پیغام پہنچادیا ہے اس لیے تم بھی اپنے دین کیلئے قتال کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق اسکے بعد حضرت مالک سعد بن ربیع کے پاس سے گذرے انہیں 12 مہلک زخم آئے تھے۔حضرت مالک نے ان سے بھی یہی بات کہی تو سعد بن ربیع نے بھی فرمایا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ نے اپنے ربّ کا پیغام پہنچادیا ہے، پس اسلام کی خاطر لڑو۔

لوگوں میں سے بعض نے آنحضرت ﷺ سے حضرت مالک کی نسبت یہ عرض کیا کہ مالک منافقین کی پناہ گاہ ہے۔آپؐ نے فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ لوگوں نے کہا کہ پڑھتا ہے لیکن وہ ایسی نماز ہے جس میں کوئی خیر نہیں۔اس پر حضور ﷺ نے دو بار فرمایا کہ مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے حضرت مالک بن دُخشمؓ کے ساتھ عاصم بن عدی کو مسجد ضرار کو منہدم کرنے کیلئے بھجوایا تھا۔آپؓ کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ ان کی نسل آگے نہیں چلی۔

پھر حضرت عکاشہؓ کا ذکر ہے۔ ان کی حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں 12؍ہجری میں شہادت ہوئی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنتی تھا مگر پھر بھی زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتا تھا اور وہ عکاشہ تھے۔غزوہ بدر کے فوراً بعد 2؍ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو ایک مہم پر روانہ فرمایا اس سریہ میں عکاشہؓ بھی عبداللہ کے ساتھ تھے۔غزوہ احد کے موقع پر حضور ﷺ مسلسل تیراندازی فرماتے رہے، جس کی وجہ سے کمان کا ایک حصّہ ٹوٹ گیا۔حضرت عکاشہؓ نے کمان باندھنے کیلئے ڈور آپؐ سے لی مگر وہ ڈور چھوٹی پڑ گئی۔ آپؓ نے عرض کیا کہ ڈور چھوٹی پڑ گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا اس کو کھینچو، حضرت عکاشہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ڈور کو کھینچا اور خدا کی قسم وہ اتنی لمبی ہوگئی کہ مَیں نے کمان کے سرے پر اسے دوتین بَل بھی دیے۔

ایک مہم کے موقع پر حضور ﷺ نے مدینے میں خطرے کا اعلان کیا تو گھڑسوار آپؐ کے پاس جمع ہونے لگے۔ان سواروں میں حضرت عکاشہؓ بھی شامل تھے۔

اگلا ذکر ہے حضرت خارجہ بن زیدؓ کا۔آپ کی کنیت ابوزید تھی۔بعض دیگر صحابہ کے ساتھ انہوں نے یہود سے توریت میں مذکور بعض باتوں کے بارے میں سوال کیا تو یہود نے بتانے سے انکار کردیا۔جس پر قرآنی وحی بھی نازل ہوئی۔

اگلا ذکر زیاد بن لبیدؓ کا ہے۔ان کی کنیت ابوعبد اللہ تھی۔آپ کی نسل مدینہ اور بغداد میں مقیم تھی۔حضرت زیاد کو حضور ﷺ نے ایک قوم کی طرف انہیں دین سکھانے کیلئے بھی بھجوایا تھا۔آپؓ 41 ہجری میں حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔

پھر حضرت خالد بن بُکیرؓ کا ذکر ہے۔یہ قبیلہ بنو سعد سے تعلق رکھتے تھے۔انہیں بھی حضور ﷺ نے دین کی تعلیم دینے اور قرآن پڑھانے کیلئے ایک قوم کی طرف دیگر پانچ اصحاب کے ہمراہ روانہ فرمایا۔اُن لوگوں نے جو دین سیکھنے کیلئے انہیں ساتھ لے کر گئے تھے بعد میں دھوکے سے شہید کردیا تھا۔

پھر حضرت عمّار بن یاسرؓ کا ذکر ہے۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک غلام عمار کے پاس سے گزرے اور حال دریافت فرمایا۔عمار نے بتایا کہ دشمن مجھے مارتے رہے اور جب تک آپؐ کے خلاف کلمات نہ کہلوا لیے مجھے نہ چھوڑا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم دل میں کیا محسوس کرتے ہو۔عمارؓ نے بتایا کہ دل میں تو غیر متزلزل ایمان ہے۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر دل ایمان پر مطمئن تھا تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو معاف کردے گا۔جنگِ صفین میں آپؓ نہایت بہادری سے شریک رہے اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِانور نے فرمایا کہ ایک افسوس ناک خبر ہے کہ بورکینا فاسو میں پرسوں ہمارے 9؍احمدی نہایت ظالمانہ طریقے سے شہید کردیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔اس کی تفصیلات بعض آ گئی ہیں بعض ابھی آرہی ہیں۔ان کا ذکر ان شاءاللہ مَیں اگلے خطبے میں کروں گا۔

حضورانور نے شہداء کے بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی اور احبابِ جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے حالات ابھی بھی خراب ہیں، دہشت گرد دھمکی دے کر گئے ہیں۔ان کیلئے دعا بھی کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہر شر سے انہیں محفوظ رکھے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad